THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, the November 19, 2021
(315th Session)
Volume X, No.07
(Nos. 01-07)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume X	SP.X (07)/2021
No.07	15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Point of Public Importance raised by Senator Ejaz Ahmad Chaudhary regarding the Indian Forces' brutality in the Occupied Kashmir 2
   - Senator Mushtaq Ahmed 3
3. Questions and Answers 4
4. Leave of Absence 43
5. Point raised by Senator Danesh Kumar on the birth anniversary of Baba Guru Nanak 44
6. Motion Under Rule 194(1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on States and Frontier Regions regarding arising problems in Khyber Pakhtunkhwa after merger of FATA 45
7. Motion under Rule 194(1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on Law and Justice regarding The Constitution (Amendment) Bill 2021. (Amendment of Article 57, 62,72, 73, 86 ,89, 126, 159, 160, 162 and 166) 46
8. Motion under Rule 194(1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on Law and Justice regarding The Constitution (Amendment) Bill, 2021. (Amendment of Article 59) 47
9. Motion Under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman, Standing Committee on Law and Justice regarding [The Constitution (Amendment) Bill, 2021] (Insertion of Article 25B) 48
10. Motion Under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman, Standing Committee on Law and Justice regarding [The Constitution (Amendment) Bill, 2021] (Amendment of Articles 63A, 64 and 160) 49
11. Motion Under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman, Standing Committee on Law and Justice regarding [The Constitution (Amendment) Bill, 2019] (Amendment of Articles 1, 51, 59, 106, 175A, 198 and 218) 50
12. Motion Under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman, Standing Committee on Law and Justice regarding [The Constitution (Amendment) Bill, 2020] (Amendment of Article 89) 51
13. Motion Under Rule 194(1) moved on behalf of Chairman, Standing Committee on Religious Affairs and Inter-faith Harmony regarding [The Guardians and Wards (Amendment) Bill, 2021] 52
14. Presentation of first quarterly report of the Committee on Delegated Legislation 53
15. Introduction of the Protection against Harassment of Women at Workplace (Amendment) Bill, 2021 54
16. Introduction of the National Commission on the Rights of Child (Amendment) Bill, 2021 55
17. Introduction of the Juvenile Justice System (Amendment) Bill,2021 55
    - Senator Dr. Shahzad Waseem 56
18. Introduction of the Islamabad Capital Territory Child Protection (Amendment) Bill,2021 57
19. The Higher Education Commission (Amendment) Bill,2021 59
    - Senator Dr. Shahzad Waseem 59
    - Senator Sherry Rehman 60
    - Senator Syed Shibli Faraz 61
    - Senator Muhammad Farogh Naseem 62
20. The Higher Education Commission (Second Amendment) Bill, 2021 64
21. The Protection of Journalists and Media Professionals Bill, 2021 65
22. The National Accountability (Amendment) Bill, 2021 69

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Friday, the November 19, 2021

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اَللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝١ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٢ وَّ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٣ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝٤

ترجمہ: جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو بادشاہ حقیقی پاک ذات زبردست حکمت والا ہے۔ وہی تو ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے (محمد ﷺ کو) پیغمبر (بنا کر) بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے اور (اللہ کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔ اور ان میں سے اور لوگوں کی طرف بھی (ان کو بھیجا ہے) جو ابھی ان (مسلمانوں) سے نہیں ملے۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے۔

(سورۃ الجمعۃ: آیات 1 تا 4)

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ السلام علیکم۔ جمعہ مبارک۔ تمام اراکین تشریف

رکھیں۔ وجیہہ قمر صاحبہ، پارلیمانی سیکرٹری تعلیم یہاں پر بیٹھی ہیں۔ She is welcome to the House. بھی ہم وقفہ سوالات لیتے ہیں۔ مشتاق صاحب! اس کے بعد میں آپ کو موقع دوں گا۔ ایک معزز رکن پرانے جماعت اسلامی کے ہیں جبکہ دوسرے کے بھی ہیں، ماشاءاللہ۔ مشتاق صاحب! آپ بیٹھیں، ایک دفعہ چوہدری صاحب کو موقع دیتے ہیں، پھر آپ کو دے دیتے ہیں لیکن مہربانی فرما کر صرف دو منٹ کے لیے۔

Point of Public Importance raised by Senator Ejaz Ahmad Chaudhary regarding the Indian Forces' brutality in the Occupied Kashmir

سینیٹر اعجاز احمد چوہدری: جناب چیئرمین! میں پوری دیانتداری سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کل ایک 13 سالہ بچی کی ویڈیو وائرل ہوئی ہے جس کا تعلق مقبوضہ کشمیر کے ساتھ ہے۔

روح کا زخم پرانا ہے مگر تازہ ہے
یہی آشفتہ سری دے گی اسیری سے نجات
سر سلامت ہے تو دیوار بھی دروازہ ہے

جناب چیئرمین! اس بچی نے پورے عالمی ضمیر کو جھنجھوڑ کر اور ہلا کر رکھ دیا ہے۔ گزشتہ یکم اکتوبر سے لے کر کل تک 24 لوگ تشدد کے نتیجے میں مقبوضہ کشمیر کے اندر شہید ہوئے ہیں۔ وہ بچی قاتلوں سے یہ سوال کر رہی تھی کہ میرے والد کو آپ نے کیوں قتل کیا ہے، ان پر کیوں تشدد کیا ہے۔ اس پر قتل کرنے والے شیطانی ہنسی ہنس رہے تھے، وہ اپنے اس عمل کے اوپر شرمندہ بھی نہیں تھے۔ یہ تشدد کی ایک نئی لہر ہے جو مقبوضہ کشمیر کے اندر آئی ہے۔ اس میں ایک ڈاکٹر شامل ہیں اور یہ تاجر ہیں، الطاف بھٹ صاحب کی بیٹی جو حیدرپورہ کے اندر رہتے تھے، ان کے ساتھ یہ اندوہناک واقعہ ہوا ہے۔ آپ سے اور اراکین سینیٹ سے درخواست ہے کہ عالمی ضمیر کو جگانے کے لیے کچھ اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں بعض اوقات یہ پڑھایا جاتا ہے کہ کشمیر پر بات ذرا سوچ سمجھ کر کیجیے، اس لیے کہ بھارت جگہ جگہ پر بہت موثر ہے، یعنی وہاں پر کہیں ہماری بات کو جھٹلا نہ دیا جائے لیکن میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ سچ سچ ہے، حق حق ہے۔ اس کی ضرورت نہیں ہے کہ بہت ہی انبوہِ کثیر اس کا ساتھ دینے والا ہو۔ یہ ایک قابل مذمت واقعہ ہے اور بھارت کے ہائی کمشنر کو آپ کی طرف سے طلب کیا جانا چاہیے۔

جناب چیئرمین: فارن آفس طلب کرے گا، ہم نہیں کر سکتے۔

سینیٹر اعجاز احمد چوہدری: آپ فارن آفس سے ہی کہہ دیجیے۔ دوسری بات، چونکہ بہت

زیادہ کلبھوشن یادیو کا ذکر ہوا۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب! بس کافی ہو گیا، پھر بات لمبی ہو جائے گی، چوہدری صاحب! آپ کا شکریہ۔ ہم نے question hour لینا ہے اور باقی کام بھی کرنے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ مشتاق صاحب! میری ایک درخواست ہے۔ چلیں ایک منٹ کے لیے بات کر لیں۔ بہت شکریہ۔

Senator Mushtaq Ahmed

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پیر کی رات چار کشمیری شہید کر دیے گئے جن میں ایک شہری الطاف بٹ جبکہ دوسرے ڈینٹل سرجن ڈاکٹر مدثر شامل ہیں۔ ان چار کشمیریوں کی لاشیں ان کے لواحقین کو نہیں دی گئیں۔ انڈین آرمی نے وہ لاشیں گمنامی میں اور رات کی تاریکی میں دفن کر دی ہیں۔ ایک تو state terrorism ہے کہ جس کے تحت کشمیری جو کہ innocent and qualified brain of Kashmir ہیں، میڈیکل ڈاکٹرز ہیں، ڈینٹل سرجن، پی۔ایچ۔ڈی ہیں، ان کا youth ان کا future ہیں، انہیں شہید کیا جا رہا ہے۔ پھر اس کے بعد human rights کی دوسری violation یہ ہے کہ ان کے جنازے بھی نہیں پڑھنے دیے جا رہے۔ ان کو ان کے بچوں، لواحقین اور پسماندگان کے حوالے نہیں کیا جا رہا اور رات کی تاریکی میں انہیں دفن کر دیا جاتا ہے۔ This is gross violation of the human rights. جب کشمیر میں واقعہ ہو رہا تھا، ہماری پارلیمنٹ یہاں کلبھوشن یادیو کو اپیل کا حق دینے کے لیے قانون سازی کر رہی تھی۔

جناب چیئرمین! BJP کا 21 رکنی وفد آیا ہے۔ میں حکومت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ مقبوضہ کشمیر میں gross violations of the human rights کی جا رہی ہیں، وہاں massacre ہے، وہاں genocide ہے، قتل عام ہے، نسل کشی ہے، بدترین قسم کی ریاستی دہشت گردی ہے جبکہ ان حالات میں BJP کا 21 رکنی وفد یہاں آیا ہے اور پارٹی صدر ایشوانی شرما اس کی قیادت کر رہے ہیں۔ ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب! میری گزارش سنیں۔ مشتاق صاحب! اگر آپ کو نہ بولنے دوں تو کہتے ہیں کہ چیئرمین ہمیں موقع نہیں دیتے۔ آپ لوگ ذرا چیئرمین پر بھی رحم کریں۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! چند دن پہلے انڈین ایئر لائن کو سری نگر سے دبئی کے

لیے پاکستان کی air space استعمال کرنے کی اجازت دی گئی، ہم اس کی بھی مذمت کرتے ہیں۔ ہم کشمیریوں کے ساتھ ہیں۔

جناب چیئرمین: میری ایک گزارش ہے، آپ تشریف رکھیں۔ آپ Chair کی بات تو سن لیں۔ شیری رحمٰن صاحبہ! میں چاہتا ہوں کہ جیسے ہی یہ بزنس نکل جائے، اس کے بعد سب کو موقع دیں گے، پھر آپ لوگ ایک resolution بھی draft کریں، اسے بھی ہاؤس میں لے آتے ہیں۔ ٹھیک ہے؟ شکریہ۔ پھر اس معاملے پر بات کریں گے اور سب کو موقع دیں گے۔

Questions and Answers

Mr. Chairman: We may now take up questions. Senator Seemee Ezdi sahiba.

*Question No. 4 Senator Seemee Ezdi: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) the details of laws framed for regulating medical profession in Pakistan and controlling the acts of health care providers for implementing the right of life as enunciated in Article 9 of the Constitution of Pakistan at present; and

(b) whether these laws also include medical negligence compensation, if so, its details?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: (a) The Islamabad Healthcare Regulatory Authority (IHRA) was established on 22nd May, 2018 under Islamabad Healthcare Regulations Act, 2018 to regulate the healthcare sector to ensure provision of quality healthcare services in Islamabad. It is an initiative to promote healthcare safety with a mandate to provide Regulation and supervision in all forms and manifestations to the healthcare sector, both in private and public.

(b) Section 33 (1) of Islamabad Healthcare Regulation Act, 2018 empowers the Authority to investigate the complaint relating to Medical Negligence by Healthcare Provider or Healthcare Professional. While, the powers conferred under section 29, the Authority may impose fine to the offender up to 1 Million rupees.

Under Section 3 of the PMC Act 2020 to regulate and control the medical profession, it has power to initiate Disciplinary proceedings against any medical or dental practitioner in respect of any medical negligence or misconduct. While deciding on such disciplinary action penalties are imposed upon doctors, which include suspension of license for certain period, permanent cancellation of license or imposition of fine. in PMC and IHRA Acts there is provision for award of compensation to victims for any professional negligence of a medical / dental practitioner.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر سیمی ایزدی: میرا سوال یہ تھا کہ کون سی regulatory authority ہے جو ڈاکٹرز اور medical professionals کو regulate کرتی ہے۔ جواب میں بتایا گیا ہے کہ اسلام آباد ہیلتھ کیئر ریگولیٹری اتھارٹی ہے اور اس کے علاوہ اسلام آباد ڈینٹل ریگولیٹری اتھارٹی ہے۔ ہیلتھ کیئر ایکٹ کے تحت دیکھا جاتا ہے کہ ڈاکٹر سے کہاں negligence ہوئی ہے اور لوگوں کی complaints دیکھی جاتی ہیں، ہم نے آج تک complaints ہی سنی ہیں مگر آج تک یہ نہیں ہوا کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: میڈم! آپ کا supplementary کیا ہے، پلیز تقریر نہ کیا کریں پھر باقی ہاؤس بھی تقریر شروع کر دے گا۔

سینیٹر سیمی ایزدی: جناب! میرا supplementary یہ ہے کہ ہم نے آج تک یہ نہیں سنا کہ complaints کا redressal ہوا ہو، کسی نے complaints سنی ہوں اور اس کے بعد ڈاکٹروں کو punish کیا گیا ہو، کوئی سزا دی گئی ہو۔ میرا سوال یہ ہے کہ کتنے

ڈاکٹروں کو آج تک سزا دی گئی ہے یا dismiss کیا گیا ہے کیونکہ یہاں پر یہ بھی لکھّا ہے کہ dismiss کیا جاتا ہے اور fine بھی کیا جاتا ہے۔

Mr. Chairman: Mr. Ali Muhammad Khan, Minister of State for Parliamentary Affairs.

علی محمد خان صاحب! ایک منٹ رکیں۔ شیخ صاحب! بتائیں جن جن Ministries کے سوالات ہیں ان کے افسران آئے ہوئے ہیں؟ مجھے ان کی لسٹ دیں۔ جی پلیز علی محمد خان صاحب۔

جناب علی محمد خان (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): (درود)۔ جتنی بھی Ministries کے سوالات ہیں ان کے افسران سے صبح زیادہ تر میں نے اور پھر بابر اعوان صاحب نے briefing لی ہے، سارے افسران نیچے میرے اور بابر صاحب کے chamber میں موجود ہیں اور اگر آپ اجازت دیں گے تو وہ یہاں پر بھی آ جائیں گے۔ Ministry of Education, Foreign Affairs سب کے افسران موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: ہم نے چیمبر میں ان کا کیا کرنا ہے وہ ہاؤس میں تشریف لائیں۔

جناب علی محمد خان: جناب! COVID کی وجہ سے پابندی تھی لیکن اگر آپ relax کر دیں گے تو وہ آ جائیں گے۔

جناب چیئرمین: اب پابندی ختم ہو گئی ہے ان کو کہیں کہ یہاں ہاؤس میں تشریف لایا کریں اور جب تک business چلتا رہے یہاں بیٹھے رہیں۔

جناب علی محمد خان: جناب! سارے موجود ہیں۔ اس سوال پر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اگر انہیں اس کی لسٹ چاہیے تو fresh question ڈال دیں، بہرحال PMC and IHRA کا جو Act ہے اس میں compensation کے لیے اس وقت کوئی provision نہیں ہے۔ اگر یہ اپیل کرتے ہیں اور Private Members Bill لانا چاہتے ہیں تو حکومت اس کو support کرے گی، ایوان سے بھی یہی request ہے۔ اس کو لے آتے ہیں اور اس قانون میں ایک amendment کر دیتے ہیں otherwise حکومت خود بھی لا سکتی ہے لیکن فی الحال ہمارے پاس جو PMC اور IHRA Act ہے ان میں compensation کا issue نہیں ہے اور ایسی کوئی provision نہیں ہے۔ اگر آپ amendment کرنا چاہتی ہیں

then you are most welcome.

Mr. Chairman: Senator Saifullah Abro! supplementary please.

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: چیئرمین صاحب! شکریہ۔ یہ سوال Health Department سے تھا، میں نے سوچا کہ میں بھی اس موقعے سے فائدہ اٹھاؤں۔ سندھ میں health cards کا جو مسئلہ ہے اس کے بارے میں وزیر صاحب بتا سکیں گے کہ health cards کا کیا status ہے اور سندھ میں یہ کب دیے جائیں گے۔ پچھلی مرتبہ بھی میں نے اس ایوان کے توسط سے یہ گزارش کی تھی۔

جناب چیئرمین: یہ اس سوال کے ساتھ relate نہیں کرتا۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب! یہ ضروری ہے اور وزیر صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Parliamentary Affairs, please.

جناب علی محمد خان: ابڑو صاحب کا شکریہ انہوں نے بہت اہم سوال اٹھایا ہے۔ جناب! ہماری حکومت نے 2013 سے 2018 کے درمیان خیبر پختونخوا میں health cards initiate کیے جو شروع میں ساڑھے چار، پانچ لاکھ تک تھا پھر اسے بڑھاتے گئے جو اب دس لاکھ تک کر دیا ہے اور ان شاءاللہ مستقبل قریب میں kidney transplant بھی سرکاری خرچے پر ہوگا اور ان شاءاللہ اسے liver transplant تک بھی لے کر جائیں گے۔ یہ پنجاب میں بھی لے آئے ہیں، بلوچستان میں ally government ہے وہاں پر بھی ہے۔ سندھ حکومت سے ہماری درخواست ہے اور اس حوالے سے Ministry of Health نے مراد علی شاہ صاحب سے بھی رابطہ کیا ہے کہ سیاسی اختلاف اپنی جگہ لیکن وہاں یہ facility ضرور extend کریں تاکہ سندھ کے عوام کو بھی یہ سہولت ملے، ہم hopeful ہیں کہ سندھ حکومت بھی اس میں تعاون کرے، سیاست کو بیچ میں نہ لائے اور یہ health facility آپ خود دے دیں اور اگر خود نہیں دے سکتے تو پھر کم از کم ہمیں approach دیں۔ ڈاکٹر صاحبہ بیٹھی ہیں اور ہماری Health Ministry تیار ہے بس تھوڑا سا تعاون ہمیں سندھ حکومت سے درکار ہے تاکہ سندھ کے جو کروڑوں لوگ ہیں ان کو بھی یہ سہولت مل سکے۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui Sahib! supplementary please.

تنگی صاحب! تشریف رکھیں پلیز، سینیٹر صاحب کھڑے ہوئے ہیں۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہاں جو private medical facilities ہیں یا private hospitals ہیں ان میں موجود facilities یا ان کا جو fee structure ہے کیا اس کے بارے میں کوئی جائزہ لیا گیا ہے یا ان کو regulate کرنے کے لیے کوئی کوشش ہوئی ہے؟ اگر ہوئی ہے تو کسی ایسے ہسپتال کے خلاف کی گئی کارروائی کو ہمارے علم میں لایا جائے۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Parliamentary Affairs, please.

جناب علی محمد خان: عرفان صاحب کا بہت اچھّا سوال ہے۔ Regulatory Authority اور ہمارے health officials جاتے ہیں لیکن یہ ایک بڑا issue ہے کہ جو private hospitals یا medical centres ہیں ان کے pricing mechanism کے متعلق کہنا چاہوں گا خاص طور پر آپریشن کے وقت یعنی جب آپ آپریشن تھیٹر کے اندر چلے جاتے ہیں تو اس وقت لواحقین اپنے مریض کے لیے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ لہٰذا وہاں پر issues بہر حال موجود ہیں اور ان کے pricing mechanism میں uniformity ہونی چاہیے۔ ان پر check ہے اور لوگ جاتے بھی ہیں لیکن بہر حال یہ ایک بڑا ایشو ہے اور آپ نے بالکل ٹھیک نشان دہی کی ہے جس پر زیادہ تندہی کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ کچھ private hospitals ایسے ضرور ہیں جو لوگوں کی بیماری اور ان کی کمزوری کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں، میں اس بات کو accept کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر نزہت صادق صاحبہ کے questions defer کر دیں انہوں نے request کی ہے وہ آج نہیں آسکتی ہیں جی۔ سینیٹر سیمی ایزدی صاحبہ۔

Senator Seemi Ezdi: If you can give me a little time, I haven't seen this Sir.

جناب چیئرمین: آپ کیا کرتی ہیں، پڑھ کر نہیں آتی ہیں۔ ٹھیک ہے جی تھوڑی دیر بعد سوال کر لیں۔ سینیٹر نزہت صادق صاحبہ کے questions defer کر دیں۔ سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی۔

سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی: جناب چیئرمین: بہت بہت شکریہ۔ میرا تو سیمی ایزدی صاحبہ کے سوال پر supplementary تھا۔

جناب چیئرمین: وہ تو بعد میں آئے گا ابھی آپ اپنا سوال کریں۔

سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی: میرا سوال تو بعد میں آئے گا۔

جناب چیئرمین: نہیں نہیں ابھی کر لیں، آگیا ہے۔ سینیٹر صاحبہ!.Page No. 11

سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی: آگیا ہے .Oh my God. Ok Mr

Chairman! my question No. is 50.

*Question No. 50 Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state that:

(a) whether it is a fact that a large number of persons died from COVID-19 were fully vaccinated;

(b) the number of duly vaccinated persons died from COVID-19, indicating their names and the name of vaccine registered with NADRA thereof; and

(c) whether it is also a fact that some persons have submitted fake vaccination certificates without being vaccinated, if so, the steps being taken by the Government to trace and take action against them?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: (a) Not a fact. The global evidence suggests that COVID-19 vaccination grossly reduces the risk of serious disease and death. The data generated nationally through the National Immunization Management System indicates the same.

(b) Fully vaccinated persons acquire optimal protection two weeks after receiving number of recommended COVID-19 vaccine doses (one or two depending upon the type used). The national data base indicates that the risk of COVID-19 infection among fully vaccinated individuals is 10 times less

than the non-vaccinated individuals. The risk of mortality associated with COVID-19 therefore, also goes down to almost negligible. It may be further useful to point out that the reasons of death among fully vaccinated individuals can be beyond COVID as well that are not captured by the COVID surveillance system.

(c) The vaccination registration, inoculation and certification system is linked to NADRA data base and hence gets automatically verified. The chances of fake vaccination certificate are therefore, close to Zero unless misused with mal intention. The NCOC has devised a stringent monitoring system to avoid such practice using local administration. Any lapse-in this context is taken very seriously and dealt accordingly under law. The NCOC further works very closely with different security agencies to identify and punish any other attempts of generating / acquiring fake certificates. The authenticity of the vaccination certificate is also verifiable by sending SMS to health-line 1166.

Mr. Chairman: Supplementary please.

مہر تاج روغانی کو پشتو زیادہ اچھّی سمجھ آتی ہے۔

سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی: پہلے portion سے تو میں agree کرتی ہوں اور satisfied ہوں۔ اس کا جو second portion ہے اس میں انہوں نے لکھّا ہے کہ جو fake vaccination cards بناتے تھے ان کو یہ سزائیں دے رہے ہیں یا دیں گے جو میں نے ابھی پڑھا ہے۔

I would just like to know that how many people are being punished till now who have made the fake vaccination cards because it is very important.

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Parliamentary Affairs.

جناب علی محمد خان: جناب! اس کا ریکارڈ ابھی تک ہمارے پاس نہیں ہے کہ کتنے fake cards بنے ہیں لیکن بہر حال لوگوں نے اس کی کوشش ضرور کی ہے۔NCOC نے make sure کیا ہے کہ fake certification کم سے کم ہو لیکن بہر حال ہمارے سسٹم میں lower level پر یہ امکانات رہتے ہیں اور کچھ نہ کچھ ایسے issues ضرور ہوئے ہوں گے لیکن ابھی تک ہمارے پاس اس کا collective data نہیں ہے۔ابھی اس سوال کو لے لیتے ہیں اور کسی اگلے اجلاس میں اس کا data بھی آپ کو دے دیں گے کہ کن لوگوں کے خلاف کارروائی کی ہے لیکن یہ issues بہت بڑی تعداد میں نہیں ہیں کیونکہ NCOC کا سسٹم اللہ کے کرم سے بڑا بہترین اور foolproof چل رہا ہے لیکن کچھ issues notice کئے گئے ہیں جیسا کہ ڈاکٹر صاحبہ نے اشارہ کیا ہے
and we will give her the complete figures after some time.

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر صاحبہ۔

سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی: سب سے پہلے تو میں علی محمد صاحب کا بہت شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کیونکہ انہوں نے جو Homeopathic and Ayurvedic Bill پاس کروایا ہے and I am really grateful to him, he has done a wonderful job for the people of Pakistan.

جناب چیئرمین: یہ سارے آپ سے ڈرتے ہیں، آپ وہاں پر سب کی استاد رہی ہیں۔

Senator Prof. Doctor Mehr Taj Roghani: Coming back to this I would request Mr. Ali Muhammad to please collect this information regarding fake cards. Thank you.

جناب چیئرمین: علی محمد صاحب! یہ جلدی پتا کرکے بتائیں۔جی سیمی ایزدی! کیا آپ تیار ہیں، پہلے سوال نمبر تو بتائیں۔

*Question No. 47 Senator Seemee Ezdi: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state

(a) the mandate as well as responsibilities of this Ministry in controlling population growth and promoting family planning after the 18th amendment; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to formulate a national family planning policy / national action plan for family planning in this regard, if so, its details?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: (a) Mandate as well as responsibilities of this ministry in controlling population growth and promoting family planning after the 18th constitutional amendments are as under:

- Planning and Development Policies pertaining to Population Programmes in the country.
- Mainstreaming population factor in development planning.
- Dealing and agreements with other countries and international organizations in matters relating to Population Planning Programs.

(b) A National Population Action Plan for operationalization of the CCI Recommendations regarding alarming high population growth rate in the country has been prepared by M/o National Health Services, Regulations and Coordination in consultation with the Provincial & Regional Governments and approved by the Federal Task Force on Population headed by the honourable President of Pakistan and membered by the Chief Ministers of all Provinces, and GB and Prime Minister of AJ&K, among others.

Under the National Population Action plan, the following national targets have been set:

- Increase Contraceptive Prevalence Rate (CPR) from 34% (2017 baseline) to 50% in 2025.
- Reduce Total Fertility Rate (TFR) from 3.6 (2017 baseline) to 2.8 in 2025.
- Reduce Population Growth Rate (PGR) from
- 2.4% (2017 baseline) to 1.5% in 2025.

Mr. Chairman: Any supplementary.

Senator Seemee Ezdi: Supplementary is that under the 18th Constitutional Amendment the provision of health had gone to the Provinces so

میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ جو یہاں پر رہ گئی ہیں وہ ذرا بتا دیں پلیز۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Parliamentary Affairs please.

جناب علی محمد خان: جناب! صوبوں کے پاس چلی گئی ہیں لیکن National Action Plan ہمارے under ہے۔ ہم ان کی coordination بھی کرتے ہیں اور ظاہر ہے کہ ICT وغیرہ کو ہم دیکھتے ہیں لیکن ہمارا چاروں صوبوں اور AJK, GB سب کے ساتھ رابطہ رہتا ہے۔AJK میں صوبائی سطح پر یا ریاستی سطح پر وہ لوگ دیکھتے ہیں لیکن ہماری جو مرکزی وزارت ہے وہ ان سے رابطے میں ضرور رہتی ہے اور ہم نے آپ کو یہ بہت detailed sheet دی ہے۔

جناب چیئرمین: فیصل جاوید! تشریف رکھیں۔

جناب علی محمد خان: ہماری مرکزی حکومت National Action Plan on Population Reduction کے لیے جو کچھ کر رہی ہے وہ اس detail sheet میں ہم نے بتایا ہے کہ ہماری آبادی جو نہایت تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے اس کے لیے کیا کیا اقدامات کیے جانے چاہییں۔ ہم نے آپ کو پچھلے کئی سالوں کی اپنی activities کا پورا result card دیا ہے جو آپ کے پاس موجود ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مہر تاج روغانی صاحبہ۔

Senator Prof. Doctor Mehr Taj Roghani: Thank you very much. Very important question of Senator Seemee Ezdi.

علی محمد خان کو تو خود بھی ماشااللہ قرآن شریف کا ترجمہ آتا ہے۔ میرا ان سے سوال ہے کہ جس پر کبھی کبھی میں خود بھی double minded ہو جاتی ہوں، کیوں ہو جاتی ہوں کہ خدا قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ رازق میں ہوں تو اگر رازق خدا ہے تو family planning کی کیا پوزیشن ہے، نمبر1۔ میں نے اس لیے مولانا لکھا تھا کہ عالم دین ہمارے لیے علی محمد صاحب ہیں۔ اس کا جواب ہمیں دے دیں۔

نمبر دو یہ ہے کہ میں فیملی پلاننگ کے ساتھ تقریباً 30,40 سال سے کام کر رہی ہوں۔ Dent بھی نہیں پڑا بلکہ .rather it has increased تو میرا سوال ہے، منت ہے اور درخواست ہے کہ براہ کرم اس میں مولانا صاحبان کو بھی شامل کریں کہ لوگوں کے ذہنوں میں یہ معاملہ clear کرانا چاہیے۔

Mr. Chairman: Very good suggestion which is to be noted by the Minister. I am sure. Thank you. Yes, Ali Muhammad Khan Sahib.

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا تھا کہ علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین جانا پڑے۔ Seek knowledge from cradle to the grave. شریعت کا علم مدینہ میں تھا۔ چین میں دنیاوی علم تھا۔ اس امت کو کیا پیغام ہے۔ پہلی وحی جو غار حرا میں حضور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے سینہ اطہر پر اتری وہ کیا تھی۔ وہ یہ تھی کہ پڑھ۔ حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ حکمت مومن کی گم شدہ میراث ہے۔ اس پر علمائے کرام کو ضرور بیٹھنا چاہیے۔ رازق بے شک اللہ تعالیٰ ہے اس میں کیا شک ہے لیکن موجودہ وقت کے تناظر میں علمائے کرام اس پر اجتہاد کر سکتے ہیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل موجود ہے۔ ہم تو عالم نہیں ہیں۔ اس لیے آئینی طور پر ایک ادارہ ہم نے بنایا ہے۔ وہ اس پر رائے دیں۔ اسلام زندہ اور ہر دور کا مذہب ہے۔ اسلام ایک progressive مذہب ہے۔ لوگ اپنے آپ کو progressive کہتے ہیں لیکن سب سے progressive دین دنیا میں اگر ہے تو وہ اسلام ہے۔ موجودہ حالات کے تناظر میں علمائے کرام اس پر بہتر رائے دے سکتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر زرقا سہروردی تیمور صاحبہ! ضمنی سوال۔

سینیٹر زرقا سہروردی تیمور: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ، جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تو رازق ہے۔ یہ بہت important ہے۔ 2015 میں ہمارے سارے

علماء اکٹھے ہوئے۔ انہوں نے اس پر ایک قرارداد بنائی لیکن اس پر ہمارا impetusاس لیے نہیں ہے کیونکہ ہم من حیث القوم اس پر impetus نہیں لے کر آ رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں Ministry of Population Welfare and Health سے بہت مرتبہ پوچھ چکی ہوں کہ Population Welfare کا بجٹ کتنا ہے اور اس میں سے کتنا salariesپر خرچ ہوتا ہے اور constructiveکام کے لیے کتنا باقی بچ جاتا ہے۔ اس کا جواب مجھے کبھی نہیں ملا۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ آپ مجھے اس کا جواب دے دیں کہ Ministry of Population Welfareکا بجٹ کتنا ہے۔

جناب چیئرمین: ویسے یہ devolved subject ہے۔ فیڈریشن میں اس کا کوئی کام نہیں ہے۔

سینیٹر زرقا سہروردی تیمور: جناب چیئرمین! ادھر اسلام آباد میں بھی ہے۔

جناب چیئرمین: یہاں پر تو صرف ایک DHO بیٹھتا ہے۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! میں اس کو ساری رات دیکھتا رہا ہوں۔ اس کی وجہ سے تو میں رات کو سو نہیں سکا لیکن یہ portion میری نظر سے نہیں گزرا۔ ہمارے جوابات میں یہ شامل نہیں ہے لیکن یہ بڑا relevantسوال ہے۔ صوبوں کے بارے میں بھی ہم آپ کے لیے منگوا سکتے ہیں۔ میں ایک چیز ویسے آپ کو بتا دوں۔ یہاں پر ہمارے Constitutional experts بھی بیٹھے ہیں۔ PPP and PML (N)کے بھی ماہرین موجود ہیں۔ ڈاکٹر بابر اعوان صاحب تو موجود ہی ہیں۔

جناب چیئرمین: شہادت اعوان صاحب بھی موجود ہیں۔

جناب علی محمد خان: وہ خود Lawپر authority ہیں۔ دیکھیں! 18ویں ترمیم کا مقصد یہ نہیں تھا کہ ایوان بالا اور ایوان زیریں ہاتھ کھڑے کرکے ہم یہاں پر صرف بیٹھ جائیں۔ عوام کا سب سے مقتدر ایوان یہ ہے۔ یہ House of the Federation ہے۔ اگر ہمارے direct controlمیں کوئی چیز نہ بھی ہو اور ہم نے اسے delegate کیا ہے لیکن اس ایوان کو پورا پورا حق ہے کہ وہ ان چیزوں کے بارے میں تدارک کریں، سوچیں، منصوبہ بندی کریں اور عرق ریزی سے اس کے لیے سوچ پیدا کی جاسکے۔ جو سوال آپ یہاں پر پوچھیں گے، ہمارے پاس اس کا جواب ہونا چاہیے۔ صوبے اس ملک کی بنیادی اکائی ہیں اور federating units ہیں لیکن this is the House of the

Federation and this is the Senate of Pakistan کوئی چیز یہاں سے مخفی نہیں ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: معزز پروفیسر ساجد میر صاحب۔

*Question No. 51 Senator Professor Sajid Mir: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state the percentage of price increase made in life saving drugs and general medicines during the last one year 2020 as compared to 2019?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: Since July 01, 2016 annual increase in Maximum Retail Prices of drugs has been linked with Consumer Price Index (CPI) under Drug Pricing Policy-2015/2018 notified after approval of Federal Government.

- Accordingly, the percentage of increase made in prices of the lifesaving drugs and general medicines during the last one year (2020) as compared to 2019 is as under:

Category	2019	2020
Essential Drugs	7%	5.13%
Other than essential and lower priced drugs	10%	7.34%

Moreover, following increases were allowed with the approval of the Federal Government:

a. In 2019, due to devaluation of Pak. Rupee, increase @ 9% for drugs whose prices were increased under hardship category in 2018 and increase @15% for other drugs.
b. In 2020, under hardship category, increase @ 45% (average) on maximum retail prices of 94 drugs which had become non-viable to market.

جناب چیئرمین: جناب محترم سینیٹر مشتاق احمد صاحب۔

*Question No. 52 Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state

(a) whether it is a fact that Mr. Saifullah Paracha Pakistani imprisoned in Guantanamo Bay prison has been absolved/released by American Court but he has not been handed over to Pakistan, if so, reasons of delay thereof; and

(b) the steps being taken by the Government for bringing the said Pakistani back to Pakistan?

Makhdoom Shah Mahmood Hussain Qureshi: (a & b) The U.S. Government has conveyed that the term of Mr. Saifullah Paracha in the Guantanamo Bay Detention Facility is coming to an end. Relevant authorities of both countries are coordinating with each other for completing the necessary procedural requirements to enable early repatriation of Mr. Paracha to Pakistan.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں نے سوال پوچھا تھا کہ سیف اللہ پراچہ جو ایک پاکستانی ہے اور 18 ,17 سال گوانتانا موبے کی قید خانے میں رہا اور وہاں سے اب بے گناہ ثابت ہوکے رہا ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ اس کا بیٹا جو امریکہ میں پڑھتا تھا اس کو بھی گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کو پہلے رہا کر دیا گیا۔ اب سیف اللہ پراچہ کو بھی 18 ,17 سال بعد رہا کر دیا ہے۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ اس کو پاکستان لانے کے لیے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے۔ جواب میں حکومت نے یہ کہا ہے کہ اس ضمن میں ہم امریکہ کے ساتھ رابطے میں ہیں اور ضروری رسمی کارروائی ہو رہی ہے۔ میں محترم وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 18 ,17 سال ایک پاکستانی بے گناہ businessman نے گوانتانا موبے میں گزارے ہیں۔ کیا یہ پاکستانیت اتنی

سستی ہے۔ کیا ہماری عزت اور وقار اتنا سستا ہے۔ کیا اس ظلم کا کوئی جواب ہے۔ کیا جن لوگوں نے ان کو امریکہ کے حوالے کیا تھا، جن لوگوں نے اس پر خاموشی اختیار کی تھی ان کا کوئی محاسبہ ہوگا۔ اب یہ ظاہر جعفر جو نور مقدم کیس میں اسلام آباد میں زیر حراست ہے۔ امریکی سفارت خانے نے ان کو package بھیجا ہے اس لیے کہ وہ امریکن شہری ہے۔ وہ اپنے قاتلوں اور rapists کو بھی دوسرے ممالک میں محفوظ کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں اگر ادھر سے آپ تقریر کریں گے تو دوسری طرف سے بھی تقریر شروع ہو جائے گی۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ ان کے 18 ,17 سال بے گناہ گوانتانا موبے میں قید کا ذمہ دار کون ہے۔ کیا ان ذمہ داروں کا تعین کیا جائے گا۔ کیا پرویز مشرف جنہوں نے ہزاروں پاکستانیوں کو امریکہ کو فروخت کیا تھا۔ کیا ان کو بھی کوئی سزا دی جائے گی۔ کیا عافیہ صدیقی جو ابھی تک بے گناہ ہے اور امریکی قید میں ہیں اس کو پاکستان لانے کے لیے حکومت کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے؟

جناب چیئرمین: صرف متعلقہ سوال تک رہیں۔ جی، علی محمد خان صاحب۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! جتنا وقت معزز مشتاق صاحب کو دیا ہے اس کا آدھا وقت مجھے دیں گے۔

جناب چیئرمین: آپ مہربانی کرکے صرف متعلقہ سوال کا جواب دیں۔

جناب علی محمد خان: دیکھیں! سوال کرکے جب آپ سیاست کرتے ہیں تو پھر جواب آپ کو "جواب آں غزل" آئے گی۔ دیکھیں! بہت بڑا ظلم ہوا کہ پاکستانیوں کو ان کے حوالے کیا گیا۔ یہ میرے لیڈر عمران خان میں دم تھا کہ اس دن کھڑا ہوا۔ یہ اس میں دم تھا کہ drone attacks کے خلاف کھڑا ہوا۔ یہ اس میں دم تھا کہ امریکہ کے خلاف اس نے وہ باتیں کیں جو اب 25 سال بعد کھربوں ڈالرز لگا کر امریکہ نے وہ سبق سیکھا ہے اور نوشتہ دیوار پڑھ لیا ہے لیکن میں مشتاق صاحب سے ضرور پوچھنا چاہوں گا کہ جن لوگوں کے درد میں آج جمعے کے دن ہم سب کو lecture دے رہے ہیں۔ ان لوگوں کو جب گوانتانا موبے میں بھیجا جا رہا تھا۔ جب پاکستانیوں کو اٹھا اٹھا کر بھیجا جا رہا تھا۔ مشرف صاحب کا زمانہ تھا۔ 17 ویں ترمیم میں ہم نے نہیں آپ لوگوں نے support کیا تھا۔ وردی میں MMA نے اس کو تسلیم کیا تھا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد صاحب تشریف رکھیں۔ علی محمد خان صاحب! بس بات ہو گئی۔ سوال کا جواب دے دیں۔

Mr. Ali Muhammad Khan: Sir, that was necessary for the record to be put straight.

جماعت اسلامی اور مولانا فضل الرحمان صاحب نے مشرف کو support کیا تھا۔ اس کو صدر بھی منتخب کیا تھا۔ اس نے لوگوں کو باہر بھیجا۔ آپ عمران خان سے یہ سوال کر رہے ہیں، اپنے ضمیر سے یہ سوال کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔ ضمنی سوال پر بات ہو رہی ہے۔

جناب علی محمد خان: ان کو کلبھوشن کی یاد بھی بڑی ستا رہی ہے۔ ان کے ساتھ مسلم لیگ (ن) کے دوست بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان سے پوچھیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: علی محمد خان صاحب! ضمنی سوال کا جواب دیں۔ باقی ممبران تشریف رکھیں۔ علی محمد خان صاحب! Kindly ضمنی سوال کا جواب دیں۔

جناب علی محمد خان: جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے، اس کا جواب ہم نے ان کو دے دیا ہے۔ ان کو سیاست کا شوق ہے اس لیے سیاسی جواب دے رہا ہوں۔ ہمارا رابطہ ہو رہا ہے۔ گوانتاناموبے سے اور بھی لوگ رہا ہو رہے ہیں۔ ان شاء اللہ پراچہ صاحب بہت جلد پاکستان میں ہوں گے۔

جناب چیئرمین: سینیٹرز صاحبان تشریف رکھیں۔ ڈاکٹر صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ مولانا فیض محمد صاحب تشریف رکھیں۔ سینیٹر مشتاق احمد صاحب ضمنی سوال پوچھ رہے ہیں۔ ہاؤس کا ماحول خراب نہیں کریں۔ تشریف رکھیں۔ سینیٹر مشتاق احمد صاحب کا مائک کھولیں۔ Supplementary سوال کرنے دیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں نے یہ سوال پوچھا تھا۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں، ڈاکٹر زرقا صاحبہ، فوزیہ صاحبہ اپنی سیٹ پر چلے جائیں. please

سینیٹر مشتاق احمد: میں نے تو سادہ ایک سوال پوچھا تھا، علی محمد خان flare up ہو گئے۔

جناب چیئرمین: جی سوال کا جواب دینے دیں، please تشریف رکھیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: وزراء کو بڑے تحمل سے۔۔۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! تشریف رکھیں۔آپ بھی تشریف رکھیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: آپ وزیر ہیں، میں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ پاکستانی اور ان کا بیٹا، سیف اللہ پراچہ جو سترہ اٹھارہ سال بے گناہ گوانتانا موبے جیل میں رہا ہے۔ وہ ابھی تک رہا کیوں نہیں ہوا، اوران کو پاکستان کیوں نہیں لایا گیا اور جن لوگوں نے ان کواوران جیسے ہزاروں کو گوانتانا موبے کے لئے امریکہ کے حوالے کیا، موجودہ حکومت نے ان کا کیا محاسبہ کیا اور عافیہ صدیقی کو پاکستان کب لا رہے ہیں؟

Mr. Chairman: Honourable Minister of State please.

جی اب سن لیں، تشریف رکھیں، میری گزارش ہے ڈاکٹر صاحب۔

جناب علی محمد خان: جناب!

کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند
اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش۔

میں نے صرف یادداشت تازہ کرائی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب! آپ اس پر آجائیں کہ پراچہ صاحب کے بارے میں کیا کیا ہے؟

جناب علی محمد خان: جواب ہم نے دے دیا ہے، پراچہ صاحب کے معاملے میں ان سے رابطہ ہے۔

جناب چیئرمین: افنان please سوال کا جواب سنیں۔

جناب علی محمد خان: بہت جلد ان شاء اللہ وزارت خارجہ کے تعاون سے پراچہ صاحب ملک میں واپس آئیں گے لیکن پھر بھی یادداشت تازہ کردوں۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: فیصل سلیم صاحب اور ڈاکٹر افنان دونوں تشریف رکھیں، سید تاج حیدر صاحب، ضمنی سوال۔ ابڑو صاحب! تشریف رکھیں، تاج حیدر صاحب ضمنی سوال کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: فیصل صاحب!آپ کیا کررہے ہیں، وہ ضمنی سوال کے لئے کھڑے ہیں۔ تشریف رکھیں۔

سینیٹر تاج حیدر: ایک امریکی عدالت نے کہا ہے کہ وہ بے گناہ ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب! بہرہ مند تنگی صاحب!.please, no cross talk چھوڑیں، تاج حیدر صاحب کھڑے ہیں،.Senior parliamentarian جی بتائیں۔

سینیٹر تاج حیدر: جناب عالی! میرا سوال یہ ہے کہ ایک امریکی عدالت نے انہیں بے گناہ قرار دیا ہے۔ امریکی قانون کے تحت اگر عدالت بے گناہ قرار دے تو جتنے دن انسان ناجائز طور پر گرفتار رہا ہو اس کو compensation دیا جاتا ہے۔ کیا وزارت خارجہ کوئی compensation demand کررہی ہے جس سے آپ کی foreign exchange position بہتر ہو جائے یا وہ بھی پاکستانی قانون کی طرح ہی امریکی قانون کو سمجھ رہی ہے؟

Mr. Chairman: Honourable Minister of State.

جناب علی محمد خان: تاج حیدر صاحب نے بڑا اچھا سوال کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ compensation issue بھی ادھر اٹھایا جائے گا۔ Ministry of Foreign Affairsکا ان سے رابطہ ہے اور جس طرح میں نے عرض کیا کہ گوانتاناموبے سے اور بھی بہت سے قیدی چھوٹ رہے ہیں۔ ان شاءاللہ یہ بھی ملک میں واپس آجائیں گے۔ Compensation issue ان شاءاللہ اٹھایا جائے گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی، سینیٹر افنان اللہ صاحب، ضمنی سوال۔ فیصل جاوید صاحب! تنگ نہ کریں، بیٹھیں اپنی جگہ پر۔ معزز ممبران اپنے نمبر پر بات کیا کریں۔

سینیٹر افنان اللہ خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں تھوڑی سی بات کروں گا، پھر میرا ایک سوال ہے۔ میں معزز وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ ہمیں یہ بتادیں کہ وہ کونسے وزراء تھے جو پرویز مشرف کے ساتھ تھے اور آج آپ کے ساتھ بھی ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی، یہ اس سے relate نہیں کرتا،ایوان کا ماحول پہلے بہت خراب ہے۔ تشریف رکھیں۔ سینیٹر فوزیہ ارشد صاحبہ۔ محسن عزیز صاحب! فوزیہ ارشد صاحبہ کا سوال سنیں۔ میری آپ سے humble submission ہے، جذباتی نہ ہوں، تازہ تازہ

سٹنٹ ڈلوائے ہیں، سکون سے رہیں۔جی۔ ہم دعاگو ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو صحت دے۔ پھر ضرور اس ایوان میں اسی طرح گرجیں، برسیں۔ فی الحال احتیاط کریں۔جی۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: میرا سوال وزارت صحت سے تھا کہ کتنی ڈسپنسریاں اور کتنے BHU اسلام آباد میں ہیں کیونکہ ہمارا اسلام آباد پچاس یونین کونسلوں پر مشتمل ہے جن میں 32 rural areas میں ہیں اور 18 sectoral areas میں ہیں تو یہاں مجھے جو سوال کا جواب ملا ہے اس میں name of health facilities کا نمبر Rural میں تین ہیں اور میں اس میں بس یہی درخواست کرتی ہوں کہ چونکہ خان صاحب کا vision ہے for the betterment of the people۔۔۔

جناب چیئرمین: ضمنی سوال کیا ہے؟

سینیٹر فوزیہ ارشد: ضمنی سوال یہ ہے کہ ابھی جو نمبر دیئے گئے ہیں، میری یہ خواہش ہے کہ اس نمبر کو مزید بڑھایا جائے۔

Mr. Chairman: Good suggestion.

سینیٹر فوزیہ ارشد: دوسرا میرا یہ سوال ہے جس میں لکھا ہوا ہے، Page 15, Annex-I پر پہلی لائن ہے Dispensaries functioning without creation/sanction of the post and Budget اس میں معلوم کرنا چاہوں گی کہ یہ کیوں اور کب سے ہے؟ میری ایک اور خواہش ہے کہ kindly یہ لوگ regular ہو جائیں، تاکہ کوئی وجہ نہ ہو جس میں کوئی خامی یا کوتاہی ہو تاکہ لوگوں کو صحت یعنی basic necessities of life ملیں۔ بس یہی میرا concern اور یہی میری ان سے request ہے۔

Mr. Chairman: Thank you, honourable Minister of State for Parliamentary Affairs please, suggestions آپ نے نوٹ کرلی ہوں گی۔ وزارت کو forward کردیں۔فیصل جاوید supplementary question please. جی کیا ضمنی سوال ہے اسی سوال پر، debate نہ کریں، اسی سوال پر رہیں۔

سینیٹر فیصل جاوید: اسی سے متعلقہ سوال ہے، وزیر صاحب جب بات کر رہے تھے اسی سوال کا تو انہوں نے یاددہانی کے لئے ایک بات کی تھی۔ میرا ان سے سوال یہ ہے کہ وہ تاریخ کیا تھی۔۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ Healthکے بارے میں سوال آگیا ہے آپ پیچھے رہ گئے ہیں۔ شکریہ۔

سینیٹر فیصل جاوید: وزیر صاحب کی بات سے ہی بات کر رہا ہوں۔

Mr. Chairman: Thank you, Next question

پر جا چکے ہیں۔please concentrate کریں جوbusiness چل رہا ہوتا ہے اس پر focus کریں، فیصل جاوید صاحب! شکریہ۔

Next question, Senator Fawzia Arshad, page 19. Yes Madam.

سینیٹر فوزیہ ارشد: آپ سے دوبارہ یہی گزارش ہے کہ چونکہ اسلام آباد کی آبادی بڑھتی جارہی ہے اور اس میں بہت زیادہ migration ہو رہی ہیں، مختلف صوبوں سے لوگ آتے ہیں اور سکول 424 ہیں۔ ہماری آبادی پچیس لاکھ کے قریب ہو گئی ہے۔ میری یہی گزارش ہے کہ انpublic schools کا نمبر بھی بڑھایا جائے۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Parliamentary Affairs.

جناب علی محمد خان: جناب! میڈم اسلام آباد سے ہیں

and it is good to see that parliamentarians from Islamabad raising issues of the residents of Islamabad regarding education and health. I just want to bring it in your kind notice that *Alhamdolillah* we have 424 education institutions in Islamabad which have boys and girls, Primary Schools and colleges, secondary and higher secondary schools.

The good thing for her and for the whole House is that the government of day is bringing seven new educational institutes *Insha Allah* and I have the complete list of those which is the big landmark step of this government of Mr. Imran Khan Sahib. Because he is always focusing in education even when he was not in government, he have had the opportunity and he took initiative to bring in Namal College in Mianwali. Here we have seven institutes, some for

boys and some for girls, which should be a gift from the government of Imran to the people of Islamabad. No.1, Islamabad Model College for Boys G-13/2, No.2, Islamabad Model College for Boys G-15, No.3, Islamabad Model College for Boys, Pakistan Town, Islamabad, No.4, Islamabad Medical College for Boys, Margallah Town, Islamabad, Islamabad Model College for Girls G-13/1, Islamabad. Islamabad Model College for Girls, G-14/1, Islamabad, and Islamabad Model School (I-IV) Gurha Shahan, FA Islamabad.

Ma Sha Allah, Imran Khan Sahib is also focussing on education and bringing these landmark steps for the first time in the past Ideas-2030 in Islamabad. These seven new institutions *Insha Allah* bring a new change and the landmark in the education field and for the people and all those who migrated to Islamabad from different areas. So, your concern will be addressed now.

Mr. Chairman: Senator Irfan Siddiqui on supplementary question.

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ علی محمد خان صاحب نے بڑی تفصیل بتائی ہے۔ مجھے ان سے بڑی ہمدردی بھی ہوتی ہے کہ وہ ساری وزارتوں کا بوجھ اپنے توانا کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہیں، ناتواں تو میں نہیں کہتا۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے آنے والے منصوبے تو گنوا دیے ہیں۔ ایک تو یہ بتادیں کہ گزشتہ تین سالوں میں اسلام آباد میں کتنے نئے ادارے کھلے ہیں۔ دوسری اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ حکومتی اعداد و شمار یہ بتاتے ہیں کہ تیس ہزار سے زائد بچے جو school going age کے ہیں، وہ سکولوں سے باہر ہیں۔ ان کے لیے کیا اقدامات کیے جا رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! استاد محترم نے سوالات کیے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کے بھی استاد ہیں؟ ہم تو سمجھ رہے تھے کہ صرف شہزاد وسیم صاحب کے ہیں۔جی۔

جناب علی محمد خان: جناب! وہ تو اور طرح کے ہیں۔ جناب! Upgradation کی مد میں 230 نئے class rooms تیار کیے ہیں،اداروں کا بھی بتاتا ہوں،31 اداروں میں یہ کام ہورہا ہے۔ ہم نے بڑی تفصیل سے دیے ہیں لیکن میں دوبارہ ان کو بتادیتا ہوں۔ یہ under construction ہیں، یہ کوئی PC-I وغیرہ نہیں بنی ہوئی، اسلام آباد میں سات نئے کالج بن رہے ہیں، Sectors G-13, G-15, Pakistan Town, Islamabad, اور مارگلہ ٹاؤن میں لڑکوں کے colleges ہیں اور بچیوں کے لیے Sector G-13, G-14, اور ایک اور ماڈل سکول گڑھا شاہاں میں ہے۔کافی لمبی detail ہے، 424 schools ہیں، ان میں بہت سے نئے class rooms, کچھ کی upgradation, کچھ کی پرائمری سے مڈل، مڈل سے ہائی، ہائی سے ہائی سیکنڈری،اگر وہ detail چاہتے ہیں تو وہ تفصیل بھی ان کو provide کردیں گے۔ الحمدللہ سات نئے colleges کا step لیا گیا ہے۔ مجھے کوئی بتانا پسند کرے گا کہ مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی کے کل دور میں یہاں کتنے colleges بنے ہیں؟

جناب چیئرمین: ہدایت اللہ صاحب، ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر ہدایت اللہ: شکریہ، جناب چیئرمین! جس طرح سینیٹر صاحبہ نے بتایا کہ اسلام آباد کی کل آبادی تقریباً 25 لاکھ کے قریب ہے۔ کیا وزیر صاحب بتانا چاہیں گے کہ اسلام آباد میں student-teacher ratio اور student-class room ratio کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: جناب! سینیٹر صاحب ایک fresh question ڈال دیں تاکہ ہم ان کو exact information دے دیں۔

جناب چیئرمین: ہدایت خان، please fresh question دے دیں۔ سینیٹر فوزیہ ارشد صاحبہ،

Today is Fozia's day.

*Question No. 57 Senator Fawzia Arshad: Will the Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture be pleased to state the

total number of students at primary level as well as the number of students out of school in Islamabad?

Mr. Shafqat Mahmood: The total number of students studying at Primary level in Federal Government Institutions working under ambit of Federal Directorate of Education, on the basis of census conducted in year 2020, is 86909, whereas additional 10339 students are enrolled in pre-Primary (Prep / Montessori) classes.

Around 196,081 students are enrolled in private schools of Islamabad, registered with PEIRA.

There are 248 Non Formal Basic Education Community Schools in Islamabad Capital Territory that provide primary education to the most disadvantaged segment of the society under Ministry of FE&PT. Currently 7356 (3691 male) and (3665 female) learners are enrolled in BECS schools.

According to Academy of Educational & Planning Management (AEPAM) Pakistan Education Statistics Survey (2017-18) about 6260 children were out of school in Islamabad Capital Territory.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر فوزیہ ارشد: شکریہ، جناب چیئرمین! میں نے یہ معلوم کرنا تھا کہ اسلام آباد میں out of school children کی بہت بڑی تعداد ہے، خاص طور پر جو scavengers ہیں، جو بچے کوڑا وغیرہ اٹھاتے ہیں، ان کو ہم اکٹھا کر کر کے سکولوں میں ڈالتے ہیں۔ یہ خوش آئند بات ہے کہ ہماری حکومت نے ایسے بچوں کو PEIRA کے تحت بھی پرائیویٹ سکولوں میں enroll کیا ہے۔ سرکاری سکولوں میں بھی کمرے دیے گئے ہیں، بچے Evening Shift میں بھی پڑھ رہے ہیں۔ ہماری حکومت کا vision ہے کہ مستقبل میں ہر بچہ تعلیم یافتہ ہو۔ وزیر صاحب سے میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ کام ہو رہا ہے لیکن خاموشی سے ہو رہا ہے، آپ اس کو please highlight کریں، کوئی campaign

چلائیں کہ جو غریب بچے پڑھنا چاہتے ہیں، ان کے والدین ان کو پڑھانا چاہتے ہیں، ان کو علم نہیں کہ وہ کہاں جائیں۔۔۔۔

Mr. Chairman: Good suggestion, thank you Madam. Honourable Minister of State for Parliamentary Affairs.

وزارت کے لوگ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، points note کر لیے ہوں گے۔ جی۔

جناب علی محمد خان: اس کے لیے non-formal community school بھی چلا رہے ہیں۔ جو بچے سڑکوں پر ہیں، یہ واقعی بہت بڑا المیہ ہے کہ بچے چوکوں پر کھڑے ہوتے ہیں، پڑھنے کا وقت ہوتا ہے لیکن وہ بھیک مانگ رہے ہوتے ہیں۔ continuously check ہوتا ہے، ان کو اٹھا کر community schools میں لے جایا جاتا ہے یا اس طرح کی facilities میں ڈالا جاتا ہے۔ یہ ایک پورا network ہے، اس پر وزارت داخلہ بھی کام کرتی ہے لیکن وزارت تعلیم کوشش کر رہی ہے کہ نہ صرف regular schools بلکہ community schools میں بھی یہ بچے داخل ہو جائیں۔ ایسا بھی setup بنانے کی ضرورت ہے کہ ان کے والدین کو قائل کیا جائے، اس میں community کی مدد بھی حکومت کو چاہیے ہوتی ہے کہ ہم سب ان کو convince کریں کیونکہ وہ بچوں کے ذریعے اپنے گھروں کا خرچہ وغیرہ چلاتے ہیں، ان کو پیسے دینے پڑتے ہیں۔ یہ continuously ongoing process ہے۔ ان کو community schools میں بھی ڈال رہے ہیں۔ اگر کوئی بچہ regular school میں نہیں آسکتا تو اس کو کچھ وقت پڑھانے کے لیے community school لے جایا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر ذیشان خانزادہ۔

*Question No. 58 Senator Zeeshan Khanzada: Will the Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development be pleased to state whether it is a fact that the Saudi Government does not allow the return of those Pakistani workers, who have taken 2nd dose of Covid vaccine in Pakistan, if so, the steps being taken by the Government for smooth return of these Pakistani to their workplaces in Saudi Arabia without

undergoing transit quarantine in United Arab Emirates?

Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development: Saudi Arabia has recently relaxed COVID-19 related restrictions for fully vaccinated exits allowing them to directly enter the kingdom from countries facing travel bans including Pakistan. The new decision will be applicable only to those foreigners who have a valid residency permit (Iqama) and left the kingdom on exit and re-entry visa after taking two doses of COVID-19 vaccine inside Saudi Arabia.

Diplomatic Efforts are underway for the direct entry of the majority of expatriates who have already received two doses of vaccine from Pakistan or those who took first dose of vaccine from Saudi Arabia and the second dose from Pakistan. In the recent visit of Saudi Foreign Minister to Pakistan, the issue was highlighted by Pakistani Foreign Minister to take steps in order to facilitate the Pakistani workers who had returned to Pakistan after COVID-19 pandemic but have failed to go back to the kingdom due to the strict COVID related restrictions imposed by Saudi Arabia. However, Saudi Foreign Minister affirmed that they will take all possible measures to resolve the issues of Pakistani Expatriates under the strategic direction set by Crown Prince Muhammad Bin Salman.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ذیشان خانزادہ: شکریہ، جناب چیئرمین! یہ بڑا اہم مسئلہ ہے کہ ہمارے جتنے بھائی سعودی عرب میں کام کرتے ہیں، خاص طور پر جو labour class میں جاتے ہیں، ان کے لیے مسئلہ یہ ہے کہ اگر وہ fully vaccinated بھی ہوں، ان کو UAE میں quarantine کرنا پڑتا ہے۔ ان کے لیے مسئلہ ہوتا ہے کیونکہ ادھر ان کے بڑے خرچے

ہوتے ہیں۔ حکومت کا role تو ہے کہ ان کے لیے direct flights start ہو جائیں اور ان کی direct entry start ہو جائے۔

میں نے حال ہی میں سنا ہے کہ ایک اور فیصلہ بھی آیا ہے کہ جتنے لوگ عمرہ کے لیے جائیں گے تو جو لوگ 50 years and below ہیں، اگر وہ vaccinated ہیں تو وہ directly جا سکتے ہیں۔ ہمارے یہ بھائی جو وہاں پر کام کرتے ہیں، ان کے لیے ابھی بھی وہی rule apply کرتا ہے۔ اگر عمرے کے لیے entry کو کھول دیا ہے تو ان کے لیے بھی کھول سکتے ہیں۔

Mr. Chairman: Honourable Adviser to the Prime Minister for Parliamentary Affairs, Dr. Babar Awan Sahib.

جناب ظہیر الدین بابر اعوان (مشیر برائے پارلیمانی امور): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! یہ restriction اور ban جو لگا ہوا تھا، سعودی عرب حکومت نے اٹھا لیا ہے۔ اب جو 2 doses والے ہیں، ان کو direct entry and access دے دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں حکومت پاکستان کے ساتھ مذاکرات کرنے کے لیے سعودی وزیر خارجہ آئے تھے، انہوں نے بتایا کہ وزیر اعظم کے initiative کی وجہ سے ان کے Crown Prince Muhammad Bin Salman نے ہدایت کی ہے کہ اس سے related اگر کوئی اور issues ہیں تو ان کو بھی aggressive deal کر کے resolve کیا جائے۔

جس ban کا ذکر کیا گیا ہے، وہ اٹھا لیا گیا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک information House کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ امریکہ میں گرفتار ہوئے، ان کے حوالے سے compensation. کا پہلا مقدمہ جو امریکہ میں دائر کیا گیا، وہ یمن کے ایک شہری Anwar Al-Awlaki کے بھائی نے، جس کو بیوی سمیت مارا گیا تھا، اس کی بیوی Scandinavia سے تھی، وہ تھا اور بے شمار دوسرے مقدمات ہیں جن میں لوگوں کو وہاں بھی compensation ملی ہے۔

This is just an information which I am sharing with you.

جناب چیئرمین: جی سینیٹر فدا صاحب۔ ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر فدا محمد: شکریہ، جناب چیئرمین! کافی لوگوں نے vaccination کروائی ہے، وہ برطانیہ، امریکہ وغیرہ جا رہے ہیں تو ان کے لیے الگ vaccination rules ہیں۔

انہوں نے یہاں پر vaccine لگوائی ہے، اب سفر کے لیےان کو یہ کہاجاتاہے کہ دوبارہ vaccine لگوائیں۔ کیاوزیر صاحب بتاسکتے ہیں کہ اگر یہ دوبارہvaccination کرتے ہیں توان کو نقصان ہوسکتاہے یانہیں؟

Mr. Chairman: Honourable Adviser to the Prime Minister for Parliamentary Affairs.

Mr. Zaheer-ud-Din Babar Awan: Mr. Chairman, the good news is that the UK has lifted that ban.

اب چین کی vaccines 2 ہیں، جن کے ذریعے سے جو لوگ vaccinated ہیں، جن کو 2 doses لگی ہوئی ہیں،وہ تمام لوگ جاسکتے ہیں، وہ UK اورWales میں enter ہوسکتے ہیں لیکن ابھی ان کو وہاں سات دن quarantine کرناپڑتاہے۔ جب وہ quarantine سے نکلتے ہیں تو پھر they have absolutely no other restriction سوائے ایک کے کہ وہ ایک bag deliver کر کے جاتے ہیں، جہاں quarantine centre ہے،اس میں وہ خوداپنےآپ کو check کرتے ہیں اور check کرنےکے بعدnasal instrument کو ڈاک کے ذریعے ہسپتال بھیج دیتے ہیں اور کوئی restriction باقی رہ نہیں گئی، حکومت نے بتایا ہے کہ یہ restriction بھی اگلے کچھ ہفتوں میں lift کرلی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی فدا صاحب۔

سینیٹر فدا محمد: جناب چیئرمین! میں وزیر صاحب اور ایوان کے سامنے یہ بات رکھنا چاہتا ہوں کہ پچھلے مہینے ہمارے کچھ سینیٹرز حضرات UK جا رہے تھے۔ ان کو رکوایا گیا کہ آپ Pfizer لگوالیں،انہوں نےایک doseلگوالی لیکن اس کے باوجود ان کو اجازت نہیں ملی۔ یہاں پر ابھی وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ چائنا کی دو vaccinationلگوا کر ان کو اجازت ہوتی ہے۔ ابھی ہمارے معزز سینیٹرز حضرات کو اجازت نہیں ملی تو عام لوگوں کو کیسے ملے گی۔

جناب چیئرمین: جی مشیر برائے وزیراعظم

جناب ظہیرالدین بابر اعوان: جناب والا! مہینہ پرانا بہت ہوتا ہے۔ میں نے یہ کہا ہے کہ ابھیrecentlyانہوں نے یہban lift کیا ہے۔ may be within 14 or 15 days اب جو جانا چاہے گااس کوUK میں banنہیں ہے، جس کو دوdoses لگی ہوئی ہیں، چائنا کی vaccine یا پاکستان میں جو بنتی ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد۔

*Question No. 59 Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state the steps taken by the Government to substantially increase the number of seats in medical colleges for the students of erstwhile FATA in pursuance to directions issued by the Prime Minister, if not, the reasons thereof?

Minister for National Health Services, Regulations and Coordination: The matter of quota seats for the students from erstwhile FATA and others was considered by PMC in the year 2021 and in consultation with the Provincial Governments and M/o States and Frontier Regions. The matter was amicably resolved by enhancing the seats as requested by the Provincial Governments. PMC has enhanced 793 seats to accommodate HEC Scholarship Project (Provision of Higher Education Opportunities for the Students of Balochistan & Erstwhile FATA) and all such quotas for the Session 2021.

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ بلوچستان اور erstwhile-FATA کے طالب علموں کا HEC scholarships and PMC میں کوٹا۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ HEC scholarships اور PMC میں کوٹا نشستوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے اور معاملہ خوش اسلوبی سے طے پا گیا ہے۔ مجھے اس جواب سے اتفاق نہیں ہے۔ یہاں پر erstwhile -FATA کے لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں، بلوچستان کے لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ بلوچستان میں آپ نے دیکھا کہ گوادر کے اندر بھی دھرنا، تاریخی مارچ، ہرنائی کے لوگوں نے بھی دھرنا دیا ہے، فاٹا کے لوگ بھی سسک رہے ہیں۔ یہ جواب جو انہوں نے دیا ہے ان کے scholarships HEC and PMC کی طرف سے میڈیکل سیٹ کا، اس پر آپ نے بھی ایکشن لیا، گزشتہ سال بھی ہم نے یہ معاملہ اٹھایا لیکن ابھی تک حل نہیں ہوا ہے۔ اس لیے مجھے اس جواب سے اتفاق نہیں ہے، یہ جواب درست نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر مملکت صاحب۔

جناب علی محمد خان: یہ بڑا اہم مسئلہ ہے جو سینیٹر مشتاق صاحب نے اٹھایا ہے۔ اس پر میں یہ بھی on recordلاؤں کہ حکومتی نمائندوں کے علاوہ، آپ کا آفس، آپ نے خود اور ڈپٹی چیئرمین مرزا آفریدی صاحب نے بھی بڑا کردار ادا کیا۔ میرے پاس ایک recent informationہے جو میں مشتاق صاحب سے بھی shareکرلوں گا۔ ان کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اس پر کچھ developmentہوئی ہے۔ 793جو ہم نے آپ کو بتائی ہیں سکالرشپ erstwhile FATA میں اضافہ کیا گیا ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم tribalعلاقے کہیں تو زیادہ بہتر ہے، فاٹا تو اب ختم ہو چکا ہے۔ بلوچستان کے لیے جو recent developmentہے وہ ابھی نومبر کی ہے۔ اس میں اللہ کے کرم سے کوئی 36 سیٹیں خیبر پختونخوا میں بڑھا دی گئی ہیں۔ Erstwhile FATAکے بچوں، بچیوں کے لیے اور بلوچستان کے لیے بھی ہیں۔

جناب والا! میرے پاس اس کا break downبھی ہے۔ KMC خیبر میڈیکل کالج کے لیے پانچ ہیں، ,AMC ایوب میڈیکل کالج کی پانچ ہیں، KGMC کی تین ہیں، SMCکی چار ہیں، BKMCکی چار ہیں، GMCکی تین ہیں، BMCکی تین ہیں، JKMC کی تین ہیں، NMCکی تین ہیں، KIMCکی تین ہیں کل ملا کر اس میں 36کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اگر مشتاق صاحب اس پر مطمئن نہیں ہیں تو اس میں مزید تفصیل ان کو دے سکتے ہیں۔ یہ on-going effortsہیں، اس پر ہمیں باقی صوبوں کی بھی سپورٹ چاہیئے ہوگی خیبر پختونخوا تو اپنی dutyکر رہا ہے۔ پنجاب اور سندھ کی بھی ہمیں ضرورت ہوگی۔ بلوچستان میں اتنے میڈیکل کالج نہیں ہیں، اس لیے ہم ان بچوں کو ان صوبوں میں facilitateکرتے ہیں۔ میرے خیال میں وقت یہ بھی آگیا ہے کہ بلوچستان حکومت اور مرکز مل کر بلوچستان میں میڈیکل کالج زیادہ بنائیں تاکہ وہاں کے بچوں کو یہاں آنا نہ پڑے تاکہ ان کو ادھر ہی سہولت ملے۔ سندھ میں بھی ہمیں سپورٹ کی ضرورت ہے کہ مل کر ہم کام کریں۔ فی الحال 36 seatsمزید ہماری اجازت سے خیبر پختونخوا کی حکومت نے بڑھا دی ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب سینیٹر محمد ایوب صاحب۔

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری۔

سینیٹر محمد ایوب: جواب تو بڑا خوبصورت دیا گیا ہے لیکن unfortunately ground situation یہ ہے کہ یہ implementنہیں ہوا ہے۔ آپ سے requestہے کہ اس کو کمیٹی میں بھیجا جائے کیونکہ جو طالب علم ہیں وہ ہر وقت ہمارے علاقے میں آتے ہیں۔آپ اس کو make sureکریں۔ میرے خیال میں وزیر صاحب اس سے اتفاق کریں گے۔ کمیٹی میں referکریں اور make sureکریں کہ یہ implementہو۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب علی محمد خان: میں ایک شرط پر اس پر راضی ہوتا ہوں کہ کمیٹی میں بھیجیں۔ ہمارے پاس tribal beltسے جو سینیٹرز صاحبان ہیں اللہ نے ان کو استطاعت دی ہے، آپ سب مل کر میرے ساتھ وعدہ کریں کہ ایک میڈیکل کالج tribal beltمیں بنائیں گے۔ حکومت اس پر تعاون کرے گی۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ مرکزی حکومت سے میں اجازت لے کر دوں گا۔ اس کو کمیٹی میں بھیجیں تاکہ مزید اس پر بحث ہو جائے۔ ایمانداری سے یہ بہت بڑی خدمت ہو گی۔ ان کا کام مضبوط ہے۔

جناب چیئرمین: کمیٹی کو بھیج دیں۔کامران مرتضیٰ صاحب بھی کمیٹی میں چلے جائیں۔

سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی: میں بھی اس کمیٹی میں جانا چاہوں گی۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی، میڈم بھی چلی جائیں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: انہوں نے کہا 36 سیٹیں KP میں بڑھا دی گئی ہیں۔ بلوچستان کے لیے کچھ بڑھا ہے یا نہیں بڑھا، پھر یہ معاملہ اس سال سے relateہے، اگر یہ سال گزر گیا تو بچوں کی زندگی کا ایک سال گزر جائے گا وہ کسی stageپر overageہو جائیں گے۔ ان کے لیے یہ تکلیف دہ ہو گا۔آپ کو یاد ہو گا انہوں نے بچوں پر، جب وہ پریس کلب کے سامنے بیٹھے تھے، تشدد کیا تھا۔ یہ معاملہ بلوچستان کے حوالے سے بھی بتا دیں صرف KPکے حوالے سے نہ بتائیں۔

جناب چیئرمین: جی وزیر مملکت صاحب۔

جناب علی محمد خان: اس پر میں نے عرض کیا یہ دونوں کے لیے ہے، اگر یہ specificallyبلوچستان کے لیے چاہتے ہیں کہ پورے ملک میں ان کو over viewدے دیں کہ بلوچستان کی پنجاب میں، خیبر پختونخوا اور سندھ میں کتنی سیٹیں بڑھی ہیں تو اس پر معلوم کر کے میں ان کو رپورٹ دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر مشتاق صاحب۔

*Question No. 60 Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state, the existing number of career diplomats, posted in the Pakistan Mission abroad indicating also the number of those from other departments, especially the retired armed force personnels?

Makhdoom Shah Mahmood Hussain Qureshi: Currently, the number of career diplomats, officers from other departments on FSP posts and retired armed force personnels, posted in the Pakistan Mission abroad is 309, as per below mentioned break-up:

BS	Career Diplomats (FSP)	Officers from other Departments posted on FSP posts	Retired Armed Forces/ Contract Appointments
22	06	0	06
21	25	0	06
20	66	0	0
19	68	02	0
18	83	12	0
17	24	11	0
Total	272	**25**	**12**

* The above data does not include Attaches from other Wings such as Defence, Commerce, Information, M/o OP&HRD, etc.

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں نے سوال پوچھا تھا کہ پاکستانی سفارت خانوں میں تعینات career diplomats کی تعداد کیا ہے اور مسلح افواج کے ریٹائرڈ اہلکاروں کی تعداد کیا ہے۔ مجھے جواب دیا گیا ہے کہ کل 309 لوگ تعینات ہیں، اس میں سے 12 ریٹائرڈ آرمی افسران ہیں، پچیس دوسرے محکموں سے ہیں، 272 career diplomats ہیں۔ آپ اگر اس جواب کو دیکھیں تو میں آپ کی اور ایوان کی توجہ چاہتا ہوں۔ گریڈ 22 کے چھ career diplomats ریٹائرڈ آرمی افسران چھ ہیں۔ پچاس فیصد گریڈ 22 میں career diplomats افسران کے ساتھ ریٹائرڈ آرمی افسران شامل ہیں۔ گریڈ 21,

22 career diplomat ہیں، چھ ریٹائرڈ آرمی افسران ہیں ۔ یہ اتنی بڑی پوسٹوں پر career diplomat کی جگہ ریٹائرڈ آرمی افسران ہیں۔ یہ بتایا جائے کہ ان کا کوٹا کتنا ہے؟ دوسرا یہ بتایا جائے کہ کیا ان کی کارکردگی career diplomat کے مقابلے میں غیر معمولی ہے؟ کیا آپ لوگوں نے ان کی کارکردگی چیک کی ہے جس کی وجہ سے اہم پوسٹوں پر، گریڈ 22 and 21 پر تعینات کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: جناب والا! ضرورت کے مطابق مناسب لوگوں کو لگایا جاتا ہے کوئی ایسی demarcation کوئی ایسی تفریق نہیں ہے کہ اس پر ہم نے career diplomats کو لگانا ہے، کسی اور شخص کو لگانا ہے، اس کے لیے کوئی کوٹا بھی نہیں ہے۔ جناب آپ نے یہ کوٹا بھرنا ہے، ضرورت کے مطابق دیکھا جاتا ہے جہاں جو اچھی performance دیتا ہے اس کو لگایا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی مشتاق صاحب۔

سینیٹر مشتاق احمد: مجھے اس بات سے اتفاق نہیں ہے۔ میری معلومات کی حد تک باقاعدہ career non career diplomats کا کوٹا ہے اور اس کوٹے سے زیادہ لوگوں کو رکھا گیا ہے۔ وزیر صاحب کے پاس اس سوال کا جواب نہیں ہے۔ آپ پوچھ لیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی، پوچھ لیں گے پھر آپ کو بتا دیں گے۔ کوٹا ہے، مشتاق صاحب صحیح کہہ رہے ہیں۔ جناب نوابزادہ عمر فاروق صاحب۔

سینیٹر عمر فاروق: شکریہ جناب چیئرمین! جیسا کہ وزیر مملکت صاحب نے کہا، ہمارے گریڈ 20 کے افسر جو فارن آفس میں ہیں۔ وزیر صاحب نے کہا کہ ہم حکومت کے ساتھ بیٹھ کر بلوچستان کے لیے کچھ اور بھی کرنا چاہتے ہیں لیکن میں ان کو بتانا چاہ رہا ہوں کہ ہمارا ایک ہی افسر تھا اور ان کو بھی آج نوکری سے نکال دیا گیا ہے۔ اس کے اوپر جو افسر تھا اور نیچے جس نے یہ کام کیا تھا ان دونوں کو چھوڑ کر صرف بلوچستان کے ساتھ یہ کام کر رہے ہیں۔ یہ میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں اور وزیر مملکت کے علم میں بھی لانا چاہ رہا ہوں کہ ہمارے بلوچستان کا ایک ہی افسر ہے۔

جناب چیئرمین: اس کا کیا نام ہے؟

سینیٹر عمر فاروق: محمد ذیشان احمد۔ وزیر صاحب اس کا پتا کر لیں کیوں نکال رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی اس کا پتا کر لیں کیوں نکال رہے ہیں۔

جناب علی محمد خان: جناب والا! میں آپ کو honestly عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کوئی ایسی situation نہیں ہے کہ کسی کو صوبے یا کوئی زبان کی وجہ سے ٹارگٹ کیا جاتا ہے، حکومت کی کوئی ایسی پالیسی نہیں ہے۔ اگر کسی شخص کے خلاف کوئی تادیبی کارروائی کی گئی ہے تو اس کا misconduct یا کوئی issue ہوگا۔ اس کو دیکھ لیا جائے گا۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ فارن آفس یا حکومت کے معاملات اس بنیاد پر نہیں چلتے کہ سندھ والے کو رکھنا ہے اور خیبر پختونخوا والے کو نکالنا ہے۔ آپ کی performance کو دیکھا جاتا ہے جو merit ہے۔

جناب چیئرمین: چلیں پھر سینیٹر صاحب کو بتا دیں کیا صورت حال ہے۔ شیری رحمٰن صاحب۔ سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب۔

*Question No. 61 Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture be pleased to state the grants provided by the Government to the public sector universities in Khyber Pakhtunkhwa during the last three years with year-wise break-up?

Mr. Shafqat Mahmood: Rs. 39018.766 million were provided by the Government of Pakistan through the Higher Education Commission (HEC) to public sector universities in Khyber Pakhtunkhwa during last three years. The year-wise breakup is as under:

Year	Recurring	Development	Total
2018-19	9,569.285	1,200.253	10,769.538
2019-20	9,442.369	3,655.588	13,097.957
2020-21	10,303.052	4,848.219	15,151.271
Total	**29,314.706**	**9,704.06**	**39,018.766**

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب والا! میرا سوال تھا کہ پچھلے تین سالوں میں خیبر پختونخوا کی universities کو developmental and non-developmental sector میں کتنا فنڈ دیا گیا ہے۔ Year wise break دے

دیں۔ جناب چیئرمین! سب سے زیادہ خیبر پختونخوا، پشاور یونیورسٹی ہے۔ علی محمد خان صاحب بھی جانتے ہیں، یہ تو اپنی مرضی سے جواب دیں گے لیکن اس وقت جو سب سے بہترین universities میں سے ایک ہے وہ اس وقت خسارے میں ہے۔ مجھے جو grant کی figure دی گئی ہے، I think یہ بہت زیادہ ظلم ہے۔ علی محمد خان صاحب سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس fund پر آپ پشاور کی جو تین universities چلا سکتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہاں کے gaps and deficiencies سے وہاں پر جو خسارہ ہے، آپ وہ اس fund سے کیسے fulfill کریں گے۔

جناب چیئرمین: وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: Foreign Affairs کی طرف سے اس کی clarification آ گئی ہے کہ کوئی 20% quota is for non-career diplomats تو اس quota کو observe کیا جاتا ہے۔

جناب والا! بہرہ مند صاحب نے جو سوال کیا ہے، اس میں ہم نے جو figures دی ہیں، یہ آپ کو جان کر خوشی ہوگی کہ بتدریج اس کو بڑھایا جا رہا ہے، 19-2018 میں کوئی 9569.285 million تھا جس کو بڑھا کر اگلے سال 9442 اور اب 10303.052 million کر دیا گیا ہے، بڑھوتری اس میں ہوئی ہے، زیادہ ہونی چاہیے، میں ان کی بات سے agree کرتا ہوں لیکن اپنے finances کے مطابق حکومت کر رہی ہے، development میں آپ کو جو figures دی ہیں In 2018, 1200.253, اور 2019-20 میں 3655.588 تو یہ تقریباً double سے بھی زیادہ بڑھایا۔ 2020-21 میں 3655 سے بڑھا کر 4848.219 کیا گیا۔ یہ بتدریج بڑھ رہا ہے، دونوں recurring and development ملا کر 19-18 جو ہمارا پہلا سال تھا، 10,000 something million تھا، 2019-20 میں 13097 to be specific اور ابھی 15,151 million کر دیا گیا ہے، پچھلے تین سالوں میں حکومت پاکستان خیبر پختونخوا کو کل ملا کر 39018 million دے چکی ہے لیکن ان کی بات سے میں 100% agree کرتا ہوں کہ یہ کم ہے، یہ بڑھنا چاہیے اور بڑھائیں گے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر تاج حیدر صاحب، سپلیمنٹری۔

سینیٹر تاج حیدر: جناب چیئرمین! Dawood University of Engineering and Technology Karachi, سرکاری شعبے کی ایک بہترین university ہے، میرا سوال ہے کہ کیا گزشتہ سات سالوں میں اسے کبھی کوئی grant HEC کی طرف سے ملی؟ دوسرا، Federal Legislative list part-II, HEC کے فرائض مقرر کرتی ہے کہ وہ education کے standards کو دیکھتی ہے، یہ اس کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے کہ اپنی مرضی سے grants بانٹتی پھرے، کیا آپ کوئی ایسا معیار مقرر کر رہے ہیں کہ جس کے تحت universities کو براہ راست یا صوبوں کے ذریعے grants جو ان کے معیار کے مطابق بنتی ہیں وہ دے سکیں، کیوں کہ یہ ہو رہا ہے، (سندھی) ہمارا ہے تو ٹھیک ہے اور نہیں ہے تو ڈھونڈتا رہے۔

جناب چیئرمین: وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: پختونخوا میں ہماری جماعت کی حکومت ہے، سندھ میں نہیں ہے، لیکن واللہ ہم سندھ کو اسی طرح اپنا سمجھتے ہیں جس طرح خیبر پختونخوا کو سمجھتے ہیں، کیوں کہ ساری پاکستان کی دھرتی ہے۔ آپ نے Dawood University of Engineering and Technology Karachi, کے حوالے سے بات کی ہے، چونکہ سوال میں نہیں تھا، میرے پاس اس وقت اس کی information نہیں ہے لیکن آپ نے چونکہ سوال کیا ہے تو لازماً آپ کو background کا knowledge ہوگا۔ شاید اس کو funding نہیں ہوئی ہوگی، آپ نے شاید اسی لیے یہ بات کی ہے۔ یہ بات آج record پر آ گئی ہے، اس پر HEC والوں سے رابطہ کر لیتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس وقت ہو تو وقت نکال کر اگر میرے chamber میں تشریف لائیں، ہم HEC والوں کو بھی بلا لیں گے ،پہلے fund ہوگا، اگر نہیں تو جو آنے والا بجٹ ہے اس میں اس کا حصہ ضرور رکھا جائے گا۔ آپ نے کہا اس کا criteria کیا ہے؟ اس میں تو مختلف factors ہو سکتے ہیں، اگر کوئی نیا project start کرنے کے لیے اس میں پیسے کم رکھے جاتے ہیں، کچھ ایسے ہوتے ہیں جو through forward چل رہا ہوتا ہے، اگر وہ final stages میں ہے تو کوشش کی جاتی ہے کہ تھوڑے زیادہ funds کر کے کم از کم ایک project کو running میں لایا جائے تاکہ وہ start ہو جائے، priorities تو مختلف ہو سکتی ہیں لیکن یہ نہیں کہ کسی خاص صوبے کو focus کریں کہ ادھر universities بناؤ اور ادھر نہیں بناؤ، ہر جگہ پر equality کرنے

کی کوشش کی جاتی ہے لیکن آپ کا سوال ایک specific answer مانگتا ہے اس کے لیے probably if you can put the question and we can meet in the Chamber, ان کو بلا لیتے ہیں اور ان سے اس پر بات بھی کر لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

سینیٹر تاج حیدر: سات سالوں میں ان کو ایک پیسا نہیں ملا ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب information لے کر دیں ان کو کیوں نہیں ملے، بتائیں اور دلوائیں۔

سینیٹر تاج حیدر: تقسیم کا کوئی criteria نہیں ہے، مرضی پر دیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر دوست محمد خان صاحب سپلیمنٹری۔

سینیٹر دوست محمد خان: شکریہ، جناب چیئرمین! کیا honourable minister صاحب یہ بتائیں گے کہ ex-FATA میں کوئی university under consideration ہے؟ جس طرح گلگت بلتستان اور مظفرآباد میں professional colleges establish ہوئے ہیں، کیا ex-FATA میں کوئی university or professional college under consideration ہے جو establish ہو جائے، شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! انہوں نے جو tribal belt کے حوالے سے بات کی ہے، اس کے لیے خیبر پختونخوا حکومت، محمود خان صاحب بہت کوششیں کر رہے ہیں لیکن مجھے اس کے لیے ایک specific question چاہیے تاکہ ہم آپ کو صحیح information دے سکیں، ہمارے خیبر میں کیا projects ہیں، مہمند، باجوڑ، نارتھ ساؤتھ میں کیا ہیں، الحمدللہ ہمارے پاس سب کے لیے اور extensive funding موجود ہے اور کوشش کر رہے ہیں کہ ہم دو چیزوں میں اپنے tribal belt کے لوگوں کو enhance کریں، ویسے تو ہر چیز میں چاہیے لیکن کیوں کہ انہوں نے education and health میں کافی suffer کیا ہے، universities and colleges کا ہمارے پاس پورا plan موجود ہے لیکن اس وقت میرے پاس on record نہیں ہے کیوں کہ سوال اس حوالے سے نہیں تھا۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جناب سینیٹر مولا بخش چانڈیو صاحب۔

*Question No. 62-A Senator Moula Bux Chandio: Will the Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development be pleased to state:

(a) the service group of the current Secretary Workers Welfare Board and his substantive pay scale, indicating his posting during the last 15 years with designation and station wise break-up;

(b) whether it is a fact that why was the due procedure was not adopted in his postings as Secretary Workers Welfare Board and the Governing Board was bypassed for it, if so, reasons thereof; and

(c) whether it is also a fact that meeting of Governing Board was conveyed on a two-day's notice after the Islamabad High Court declared the appointment of the current Secretary Workers Welfare Board illegal ab initio?

Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development: (a) It is stated that currently the post of Secretary Workers Welfare Fund is vacant and Joint Secretary (HRD), Ministry of Overseas Pakistanis & Human Resource Development is looking after the work of Workers Welfare Fund in addition to her own duties till the appointment of regular secretary (Fund).

(b) Workers Welfare Fund (WWF), Islamabad is a statutory body established under Section 3 of the Workers Welfare Fund Ordinance, 1971 and is mandated to undertake welfare measures for industrial labour. The affairs of WWF are governed by an apex body i.e., Governing Body established under Section 7 of the Workers Welfare Fund Ordinance,

1971. The Secretary Fund is the Chief Executive Officer of the Fund and appointed in accordance with section 8(1) of the Ordinance reproduced as under:

"The Governing Body, may with the previous approval of the Federal Government, appoint a Secretary who shall be Executive Officer of the Fund."

The post of Secretary Fund was vacant since 27-03-2020. The Chairman Governing Body submitted a panel of officers to the Prime Minister seeking approval for selection of an officer by the Federal Government. The Federal Cabinet in its meeting held on 26th January, 2021 approved the appointment of Secretary (Fund). Accordingly, a notification vas issued by the Establishment Division on 09-02-2021. Appointment and Notification of Secretary (Fund) were placed before the Governing Body, WWF In its 148th meeting held on 03-05-2021, which were approved/ ratified by the Governing Body, WWF.

(c) Under the section 6 & 7 of the Workers' Welfare Fund Rules, 1976, the Chairman, Governing Body, WWF has the Authority to call Governing Body meeting at any time;

"6. Time and place of meeting:—The Govern Body shall meet act such places and time as may be fixed by the Chairman.

7. Notice and agenda of meeting:—Notice of not less than 15 days shall be given to every member present in Pakistan of the time and place fixed for each ordinary meeting, and each member shall be furnished with the agenda of that meeting:

Provided that when an emergent meeting is called by the a Chairman such notice shall not be necessary".

It is to be noted that the day-to-day matters, including welfare measures i.e., educational scholarships, marriage death grants for workers are approved by the secretary (Fund) as provide in Workers Welfare Fund Ordinance, 1971. Without appointment of regular Secretary (Fund), important administrative functions could not be performed, due to which an Emergent meeting was called by Chairman, Governing Body for appointment of Secretary (Fund).

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر مولا بخش چانڈیو: جناب چیئرمین! میں اس پر کہنا تو بہت چاہتا ہوں، حکومت کی طرف سے کبھی درست جواب نہیں آیا،اس حکومت کی غلط بیانی، trade mark ہوگیا ہے، میں یہ جواب بھی درست نہیں سمجھتا۔ اس post پر 19 grade کے افسر کو رکھا گیا ہے جو کہ 20 grade کی Post ہے۔ یہ ایسی Post ہے جس پر rules کے مطابق deputation نہیں ہوسکتی پھر جب court کا فیصلہ آیا تو اس افسر کے خلاف governing body board کی ہنگامی meeting بلا کر اس افسر کو دوبارہ نوازا گیا ہے۔ یہ سب corruption and bad governance, ہے جو اس حکومت کی پہچان ہے، میری گزارش ہے اس کو Committee کے حوالے کریں تو مہربانی ہوگی۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب کو سن لیتے ہیں، معزز مشیر برائے پارلیمانی امور۔

جناب ظہیرالدین بابر اعوان: جناب چیئرمین! سوال کے تین حصے تھے، پہلا سوال یہ تھا کہ The basic service group of the current secretary worker welfare board, there is no current secretary appointed over there. The acting charge which is known as the current charge is with Joint Secretary Alia Shahid. عالیہ شاہد جو joint secretary ہیں، اس سے پہلے دوسرا سوال تھا بتائیں یہ صاحب کہاں کہاں لگے رہے؟ یہ جو Joint Secretary صاحبہ ہیں وہ سندھ government کی Social Welfare کی secretary لگی ہوئی تھیں، یہاں پر ان کا صرف current charge ہے۔ This is number one, میں good governance کے issue پر نہیں جانا چاہتا، میں جواب دینا چاہتا ہوں۔ The

third portion of the question was Islamabad High Court Order کے Order کے بعد، جس میں اس کو remove کیا گیا تھا، Order کیا تھا؟ Order یہ تھا کہ پہلے Cabinet میں summary گئی اور اس کے بعد board کی meeting ہوئی، now when the order comes انہوں نے اس کو rectify کیا، procedural lapse کو adhere کیا۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی۔

سینیٹر مولا بخش چانڈیو: میں کہہ رہا ہوں، اس بات پر اطمینان نہیں ہو رہا، اس سوال کو آپ کمیٹی میں بھیجیں تاکہ ہم سب اس کو سن سکیں اور بات زیادہ واضح ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، کمیٹی میں بھیج دیا، کمیٹی میں چلا گیا۔

Leave of Absence

جناب چیئرمین: سینیٹر عون عباس صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 19th November کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر زرقا سہروردی تیمور صاحبہ بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 12th November کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محسن عزیز صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 5th November کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر فاروق حامد نائیک صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 19th November کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: ایک minute ان کی سنیں، جام مہتاب صاحب پہلی بار کھڑے ہیں، back bencher ہیں، اگر ان کو آج موقع دیں۔

سینیٹر جام مہتاب حسین ڈھر: آپ کا شکریہ جناب! میں House کی اور آپ کی توجہ ایک مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ سینیٹر مشتاق احمد صاحب میرے colleague ہیں،

انہوں نے پچھلے session میں کہا تھا، میں نے ان سے پہلے بھی ذکر کیا تھا، انہوں کہا تھا Sindh and Karachi تو یہ ایک غلط سا تاثر ابھرتا ہے کہ یہ الگ الگ ہیں۔ Karachi is the Capital city of Sindh میں گزارش کرتا ہوں کہ اس طرح کے الفاظ House میں استعمال ہوں تو آپ بھی ان کو دیکھیں بار بار ہم کھڑے ہو کر point out نہ کریں گے۔ Sindh and Karachi ایک چیز ہے۔

جناب چیئرمین: پہلے business لیتے ہیں time جلدی مل جائے گا۔ جی ایک منٹ اب سینیٹر دنیش کمار بھی کہتے ہیں آج back seats پر جو بیٹھے ہیں ان کی باری ہے۔

Point raised by Senator Danesh Kumar on the birth anniversary of Baba Guru Nanak

سینٹر دنیش کمار: جناب چیئرمین صاحب بہت شکریہ۔ Balochistan کی اقلیتوں، Pakistan کی اقلیتوں کے لیے آج ایک اہم دن ہے۔ آج دھن دھن بابا گورو نانک صاحب جی کا جنم دن ہے۔ میں آپ کے توسط سے، پورے ایوان کے توسط سے پاکستان کی سکھ برادری کو اور پوری دنیا کی سکھ برادری کو گورو نانک کے جنم دن کی مبارک دیتا ہوں۔ گورو نانک صاحب جی مہاراج نے وحدانیت اور انسانیت کا درس دیا۔ آپ کو پتا ہے کہ Balochistan کی جتنی بھی ہندو، سکھ اقلیت ہے گورو نانک کو اپنا نجات دہندہ مانتی ہے۔ ہمارے لیے ننکانا صاحب اور کرتار پور اتنی اہمیت کا حامل ہے جتنا مسلمانوں کے لیے کعبہ شریف۔ ہمیں فخر ہے کہ ہمارے ملک میں مذہبی آزادی ہے اور تمام مذاہب کے لوگ اپنی مذہبی عبادت کو جوش و خروش سے مناتے ہیں۔ میں آپ کو ایک کل کی بات بتاوں کل America نے کہا ہے کہ Pakistan میں مذہبی آزادی نہیں اور اسے مذہبی تشویش والی list میں رکھا ہے۔ میں کہتا ہوں عقل کے اندھو آو دیکھو یہاں کتنی مذہبی آزادی ہے۔ اسی مہینے دیوالی کا تہوار بھی منایا گیا۔ پاکستان کے کونے کونے میں ہندو برادری نے یہ تہوار بڑے جوش و خروش سے منایا۔ میں تمام قومی leaders کا شکر گزار ہوں چاہے وہ چیئرمین بلاول بھٹو زرداری صاحب ہوں، نواز شریف صاحب ہوں، عمران خان صاحب ہوں سب نے دیوالی کی مبارک باد دی اور کہا ہے کہ Pakistan کی اقلیت کو ہر طرح کی آزادی ہے۔ بابائے قوم محمد علی جناح کے وہ ارشادات جس میں انہوں نے کہا کہ ہندو اپنے مندر میں جانے کے لئے آزاد ہیں Christian اپنے Church میں جانے کے لئے آزاد ہیں۔ میں کہتا

ہوں کہ Joe Biden ہمیں بتائیں کہ پاکستان میں کس مذہب کو تکلیف کا سامنا ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: پورے Senate of Pakistan کی طرف سے ہماری سکھ برادری کو گورو نانک صاحب کا جنم دن مبارک ہو۔ اگر اجازت ہو تو business لے لیں۔ محمد اکرم صاحب business لے کر پھر آپ کو موقع دوں گا۔ سینیٹر فیصل جاوید صاحب اپنی سیٹ پر چلے جائیں، do not sit in front seats یہ منسٹر صاحبان کی جگہ ہے۔ آپ کا نام نہیں آئے گا اور ہمیں پتا بھی نہیں چلے گا۔

Order No. 3, Senator Hilal-ur-Rehman, Chairman, Standing Committee on States and Frontier Regions, on his behalf Senator Dost Muhammad Khan, please move Order No. 3.

Senator Dost Muhammad Khan: Before I present the Motions, I want to congratulate the Government under the leadership of Prime Minister Imran Khan.

Right to vote overseas Pakistanis کو دیا ہے، اس نے پاکستانیوں کے دل جیت لیے ہیں اور پاکستان کے لیے مجھے messages آ رہے ہیں۔ وزیر اعظم کے لیے بہت دعائیں مل رہی ہیں۔ میں حکومت کو مبارک باد دینا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ motion پیش کریں۔

Motion Under Rule 194(1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on States and Frontier Regions regarding arising problems in Khyber Pakhtunkhwa after merger of FATA

Senator Dost Muhammad Khan: I, on behalf of Senator Hillal Ur Rehman, Chairman, Standing Committee on States and Frontier Regions, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on a point of public importance raised by Senator Hidayat Ullah on 23rd June, 2021, regarding

arising problems in Khyber Pakhtunkhwa after merger of FATA, may be extended for a period of sixty working days with effect from 12th November, 2021.

Mr. Chairman: It has been moved under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on a point of public importance raised by Senator Hidayat Ullah on 23rd June, 2021, regarding arising problems in Khyber Pakhtunkhwa after merger of FATA, may be extended for a period of sixty working days with effect from 12th November, 2021.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order NO.4. Honourable Senator Syed Ali Zafar, Chairman, Standing Committee on Law and Justice, on his behalf Senator Samina Mumtaz please move Order No.4.

Motion under Rule 194(1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on Law and Justice regarding The Constitution (Amendment) Bill 2021. (Amendment of Article 57, 62,72, 73, 86 ,89, 126, 159, 160, 162 and 166)

Senator Samina Mumtaz Zehri: I, on behalf of Senator Syed Ali Zafar, Chairman, Standing Committee on Law and Justice, request to move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of the Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2021] (Amendment of Articles 57, 62, 72, 73, 86, 89, 126, 159, 160, 162 and 166), introduced by Senator Mian Raza Rabbani on 5th April, 2021, may be

extended for a period of sixty working days with effect from 22nd November, 2021.

Mr. Chairman: Thank you Senator sahiba. It has been moved under sub-rule (1) of Rule 194 of Rules of the Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2021] (Amendment of Articles 57, 62, 72, 73, 86, 89, 126, 159, 160, 162 and 166), introduced by Senator Mian Raza Rabbani on 5th April, 2021, may be extended for a period of sixty working days with effect from 22nd November, 2021.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No.5. Senator Syed Ali Zafar, Chairman, Standing Committee on Law and Justice, on his behalf honourable Senator Samina Mumtaz Zehri please move Order. No. 5.

Motion under Rule 194(1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on Law and Justice regarding The Constitution (Amendment) Bill, 2021. (Amendment of Article 59)

Senator Samina Mumtaz Zehri: I, on behalf of Senator Syed Ali Zafar, Chairman, Standing Committee on Law and Justice, request to move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 2012, that the time for Presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2021] (Amendment of Article 59), introduced by Senator Seemee Ezdi on 31st May, 2021, may be extended for a period of sixty working days with effect from 22nd November, 2021.

Mr. Chairman: It has been moved under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 2012, that the time for Presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2021] (Amendment of Article 59), introduced by Senator Seemee Ezdi on 31st May, 2021, may be extended for a period of sixty working days with effect from 22nd November, 2021.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No.6, Senator Syed Ali Zafar, Chairman, Standing Committee on Law and Justice, on his behalf honourable Senator Samina Mumtaz Sahiba.

Motion Under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman, Standing Committee on Law and Justice regarding [The Constitution (Amendment) Bill, 2021] (Insertion of Article 25B)

Senator Samina Mumtaz Zehri: I, on behalf of Senator Syed Ali Zafar, Chairman Standing Committee on Law and Justice, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2021] (Insertion of Article 25B), introduced by Senators Saadia Abbasi and Mushahid Hussain Sayed on 27th September, 2021, may be extended for a period of sixty working days with effect from 26th November, 2021.

Mr. Chairman: It has been moved under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and

Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2021] (Insertion of Article 25B), introduced by Senators Saadia Abbasi and Mushahid Hussain Sayed on 27th September, 2021, may be extended for a period of sixty working days with effect from 26th November, 2021.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No.7, Senator Syed Ali Zafar, Chairman Standing Committee on Law and Justice, on his behalf Senator Samina Mumtaz Zehriplease move Order No.7.

Motion Under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman, Standing Committee on Law and Justice regarding [The Constitution (Amendment) Bill, 2021] (Amendment of Articles 63A, 64 and 160)

Senator Samina Mumtaz Zehri: I, on behalf of Senator Syed Ali Zafar, Chairman Standing Committee on Law and Justice, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2021] (Amendment of Articles 63A, 64 and 160), introduced by Senators Dilawar Khan, Kauda Babar, Ahmed Khan, Hidayat Ullah and Naseebullah Bazai on 27th September, 2021, may be extended for a period of sixty working days with effect from 26th November, 2021.

Mr. Chairman: It has been moved under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and

Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2021] (Amendment of Articles 63A, 64 and 160), introduced by Senators Dilawar Khan, Kauda Babar, Ahmed Khan, Hidayat Ullah and Naseebullah Bazai on 27th September, 2021, may be extended for a period of sixty working days with effect from 26th November, 2021.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No. 8, Senator Syed Ali Zafar, Chairman, Standing Committee on Law and Justice, on his behalf Senator Samina Mumtaz Zehri, please move Order No. 8.

Motion Under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman, Standing Committee on Law and Justice regarding [The Constitution (Amendment) Bill, 2019] (Amendment of Articles 1, 51, 59, 106, 175A, 198 and 218)

Senator Samina Mumtaz Zehri: I, on behalf of Senator Syed Ali Zafar, Chairman, Standing Committee on Law and Justice, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2019] (Amendment of Articles 1, 51, 59, 106, 175A, 198 and 218), introduced by Senators Bahramand Khan Tangi, Rubina Khalid, Imamuddin Shouqeen, Dr. Sikandar Mandhro, Keshoo Bai, Mushtaq Ahmed, Sherry Rehman and Anwar Lal Dean on 2nd September, 2019, may be extended for a

period of sixty working days with effect from 24th November, 2021.

Mr. Chairman: It has been moved under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2019] (Amendment of Articles 1, 51, 59, 106, 175A, 198 and 218), introduced by Senators Bahramand Khan Tangi, Rubina Khalid, Imamuddin Shouqeen, Dr. Sikandar Mandhro, Keshoo Bai, Mushtaq Ahmed, Sherry Rehman and Anwar Lal Dean on 2nd September, 2019, may be extended for a period of sixty working days with effect from 24th November, 2021.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No.9, Senator Syed Ali Zafar, Chairman, Standing Committee on Law and Justice, on his behalf Senator Samina Mumtaz Zehri, please Order No. 9.

Motion Under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman, Standing Committee on Law and Justice regarding [The Constitution (Amendment) Bill, 2020] (Amendment of Article 89)

Senator Samina Mumtaz Zehri: I, on behalf of Senator Syed Ali Zafar, Chairman, Standing Committee on Law and Justice, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2020] (Amendment of Article 89), introduced by

Senator Mian Raza Rabbani on 8th June, 2020, may be extended for a period of sixty working days with effect from 24th November, 2021.

Mr. Chairman: It has been moved under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2020] (Amendment of Article 89), introduced by Senator Mian Raza Rabbani on 8th June, 2020, may be extended for a period of sixty working days with effect from 24th November, 2021.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No.10, Senator Molana Abdul Ghafoor Haideri, Chairman, Standing Committee on Religious Affairs and Inter-faith Harmony, on his behalf Senator Anwar Lal Dean Sahib.

Motion Under Rule 194(1) moved on behalf of Chairman, Standing Committee on Religious Affairs and Inter-faith Harmony regarding [The Guardians and Wards (Amendment) Bill, 2021]

Senator Anwar Lal Dean: I, on behalf of Senator Molana Abdul Ghafoor Haideri, Chairman, Standing Committee, on Religious Affairs and Inter-faith Harmony, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Guardians and Wards Act, 1890 [The Guardians and Wards (Amendment) Bill, 2021], introduced by Senator Mohsin Aziz on 31st May, 2021, may be extended for a period of thirty working days with effect from 24th November, 2021.

Mr. Chairman: It has been moved under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Guardians and Wards Act, 1890 [The Guardians and Wards (Amendment) Bill, 2021], introduced by Senator Mohsin Aziz on 31st May, 2021, may be extended for a period of thirty working days with effect from 24th November, 2021.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No.11, Senator Farooq Hamid Naek, Chairman, Committee on Delegated Legislation, on his behalf Senator Kauda Babar, please move Order No.11.

Presentation of first quarterly report of the Committee on Delegated Legislation

Senator Kauda Babar: I, on behalf of Senator Farooq Hamid Naek, Chairman, Standing Committee on Delegated Legislation, present first quarterly report of the Committee for the period from June to August 2021, as required under sub-rule (3) of Rule 172E of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012.

Mr. Chairman: The Report Stands laid. Order No. 12, Mr. Shafaqat Mehmood, Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture.

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! وہ ابھی دوسرے ہاؤس میں ہیں، اگر آپ پہلے ڈاکٹر شیریں مزاری صاحبہ کا agenda لے لیں۔

Mr. Chairman: Order No.16, Dr. Shireen M. Mazari, Minister for Human Rights, please move Order No.16.

Introduction of the Protection against Harassment of Women at Workplace (Amendment) Bill, 2021

Dr. Shireen M. Mazari: I move that the Bill to amend the Protection against Harassment of Women at the Workplace Act, 2010 [The Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill, 2021], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

میں بتادوں کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے بتائیں۔

ڈاکٹر شیریں ایم مزاری: جو workplace کی definition تھی وہ بہت narrow تھی۔ سپریم کورٹ نے بھی judgement میں یہی کہا تھا۔ So we have expanded it to include workplaces جو پہلے نہیں تھیں we have included past employees who may have left but may have committed harassment. ہم نے اس کو expand کیا ہے تاکہ خواتین کی زیادہ protection ہوسکے۔

So this is what the Bill is about.

Mr. Chairman: The Bill stands referred…. Senator Sherry Rehman Sahiba.

Senator Sherry Rehman: I agree with some of the amendments

یہ بل چونکہ ہم نے پاس کیا تھا

I would like to be in the Committee when its being amended or something is added to it.

Mr. Chairman: The Committee will invite her as Special Invitee. The Bill stands referred to the Standing Committee concerned. What is on the next page? Order No. 18 in the name of Dr. Shireen M. Mazari, Minister for Human Rights. She may please move Order No.18.

Introduction of the National Commission on the Rights of Child (Amendment) Bill, 2021

Dr. Shireen M. Mazari: I hereby move that the Bill to amend the National Commission on the Rights of Child Act, 2017 [The National Commission on the Rights of Child (Amendment) Bill,2021], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

میں یہ صرف بتانا چاہتی ہوں کہ ہم نے اس وقت Act میں کوئی change نہیں کی ، صرف جہاں پر 'Federal Government' تھا because of Mustafa Impex case ہم نے وہاں صرف relevant Division کا word تبدیل کیا ہے یا پھر ہم نے Prime Minister کو لکھا ہے

to replace the word of 'Federal Government'.

جناب چیئرمین: اسی Bill میں۔

ڈاکٹر شیری ایم مزاری: جی، اس Bill میں کوئی مزید change نہیں کی گئی۔

جناب چیئرمین: آپ کیا چاہتی ہیں کہ اس Bill کو آج ہی pass کر دیں۔

ڈاکٹر شیریں ایم مزاری: جی، چیئرمین صاحب، it is already passed by the National Assembly اس Bill کو آج ہی pass کر دیں۔

جناب چیئرمین: آپ کیا چاہتی ہیں؟ اس Bill کو آج ہی pass کر دیں۔

ڈاکٹر شیریں ایم مزاری: جی، اس Bill میں کوئی change نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی کرنا ہے یا نہیں؟ سینیٹر محسن عزیز! اب یہ Bill کمیٹی کو refer ہو گیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کا بہت شکریہ۔

The Bill stands referred to the standing committee concerned. Order No. 20 stands in the name of Dr. Shireen M. Mazari, Minister of Human Rights, please move Order No. 20.

Introduction of the Juvenile Justice System (Amendment) Bill,2021

Dr. Shireen M. Mazari: I hereby move that the Bill to amend the Juvenile Justice System Act, 2018 [The Juvenile Justice System (Amendment) Bill, 2021],

as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

اس میں بھی یہ کئی سالوں سے operational ہے۔ اس Bill میں بھی صرف ایک word 'Federal Government' کو replace کیا گیا ہے with the 'Prime Minister' or 'Division concerned'. There is nothing in it.

Mr. Chairman: is it opposed? Yes, Leader of the House.

Senator Dr. Shahzad Waseem

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: (قائد ایوان) اس Bill میں صرف ایک لفظ کی change ہے۔ اس کو کمیٹی میں نہ بھیجیں۔ ابھی pass کر لیں۔

جناب چیئرمین: جی، میڈم اس Bill کو کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں۔ کمیٹی اس Bill کو جلدی نکال دے گی۔ سینیٹر مصطفیٰ کھوکھر! آج کوئی خاص بات ہے۔ کیا کروں، آج آپ صبح سویرے اٹھ کر آ گئے ہو، اس لیے اب صرف تمہارا خیال ہے۔ آپ فکر ہی نہ کریں۔ ہماری committees بہت اچھا کام کر رہی ہیں۔

The Bill stands referred to the standing committee concerned.

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! دیکھیں آپ ہماری بات بالکل نہیں مانتے۔ یہ سارا کچھ جو۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، دیکھیں Chair کو کچھ نہ کہیں۔ دونوں اطراف سے میری گزارش ہے کہ chair کے بارے میں ایسی بات نہ کریں۔ آپ دونوں اطراف agree کریں۔ میں voting کروا دیتا ہوں۔ میں یہ کیسے کہہ سکتا ہوں کہ یہ ہونا ہے۔ جی آپ تشریف رکھیں، کوئی ایسی بات نہ کیا کریں۔

Order No. 22 stands in the name of Dr.Shireen M. Mazari, Minister of Human Rights, please move Order No. 22. Mr. Ali Muhammad Khan, please have a seat, thank you.

جی، بات simple ہے Chair کو آپ سب کچھ نا کہیں۔ شکریہ۔ آپ سب اپنا اپنا کام کریں۔ جی۔ تشریف رکھیں۔ ڈاکٹر شیریں مزاری صاحبہ، please move Order No.22.

ڈاکٹر شیریں ایم مزاری: جی، آپ سارا کچھ کمیٹی میں بھجوا رہے ہیں۔ اس Bill میں صرف ایک word کی change ہے۔۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحبہ! آپ move کریں۔ جی۔ تشریف رکھیں۔ جی، کیا ہو گیا ہے آپ لوگوں کو، treasury benches کے ممبران کو زیادہ صبر اور تحمل سے کام لینا چاہیے۔ جی۔ ڈاکٹر صاحبہ، آپ پلیز move کریں۔ یاد آ رہی ہے۔ جی۔

ڈاکٹر شیریں ایم مزاری: جی، چیئرمین صاحب۔ آپ move کروا رہے ہیں یا پھر committee میں بھجوا رہے ہیں۔ میں نے Order No.20 move کیا تھا۔

Mr. Chairman: Please move Order No.22.

Introduction of the Islamabad Capital Territory Child Protection (Amendment) Bill,2021

Dr. Shireen M. Mazari: I hereby move that the Bill to amend the Islamabad Capital Territory Child Protection Act, 2018 [The Islamabad Capital Territory Child Protection (Amendment) Bill, 2021], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

جناب چیئرمین: جی، کمیٹی یا پھر non committee جی۔

The Bill stands referred to the standing committee concerned.

جی، منسٹر صاحبہ! کوئی بات نہیں ہم Bill کمیٹی سے جلدی نکلوا دیں گے۔ آپ کوشش کریں جی، وہاں سے جلدی نکلوا دیں۔ ان شاء اللہ۔ سلیم صاحب آپ تشریف رکھیں بعد میں آپ کا point of order لے لیں گے۔ جی، علی محمد خان صاحب۔ شفقت محمود صاحب ایوان میں تشریف لا رہے ہیں یا پھر آپ Bill move کر رہے ہیں۔ اچھا جی، کر دیں۔ جی سینٹر شیری رحمٰن صاحبہ، ایک سیکنڈ۔ مجھے اپنا کام کرنے دیں۔ آپ میرا کام اپنے ہاتھ نہ لیں۔ جی، شکریہ۔

Order No.12. Mr. Shafqat Mahmood, Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture. On his behalf Mr. Ali Muhammad Khan, please move Order No.12.

جناب علی محمد خان: جی، چیئرمین صاحب۔

دیکھا جو تیر کھا کے کمیں گاہ کی طرف
اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی

آج ہمیں ایسا لگ رہا ہے کہ جیسا ہم نے آپ کو vote ہی نہیں دیا۔ آپ صرف اپوزیشن کے چیئرمین ہیں۔ آج اس ایوان میں اتنے important Bills آ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ پلیز ایسا نہ کیا کریں۔ میری دونوں اطراف کے ممبران سے گزارش ہے کہ چیئرمین اسی صورت میں impartial رہ سکتا ہے کہ آپ تمام ممبران اس کے ساتھ تعاون کریں، بس۔ واہ! مصطفیٰ واہ۔ Mustafa Impex case ہر جگہ آ رہا ہے درمیان میں۔ جی، منسٹر صاحب۔

جناب علی محمد خان: جی، چیئرمین صاحب۔ شیریں مزاری صاحبہ ہماری ایک سینیئر ممبر ہیں۔ دیکھیں مجھے بات کرنے دیں۔ وہ خواتین کے حوالے سے ایک Bill لے کر آئی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ سنیں کہ منسٹر صاحب کیا کہہ رہے ہیں۔

جناب علی محمد خان: آپ کو explain بھی کیا گیا کہ اس کے main legislation and operative part میں کوئی فرق نہیں ہے جو کہ خواتین کے harassment on working place کے بارے میں ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا، Bill, Child کا تھا جو بچوں کے بارے میں تھا۔ اتنے اہم Bills جو کہ خواتین اور بچوں کے حوالے سے لائے گئے تھے، اپوزیشن اتنے اہم bills کو بھی delay کر رہے ہیں۔ مجھے نہیں سمجھ آتی کہ، .what are you doing on these Bills مجھے مسلم لیگ (ن) سے تو کبھی کوئی توقع نہیں رہی لیکن پیپلز پارٹی سے کچھ توقعات ضرور تھی اور میں حیران ہوں کہ وہ بھی اتنے اہم Bills جو خواتین اور بچوں کے حوالے سے لائے گئے ہیں انہیں committee میں بھجوا رہے ہیں۔ ایک سینئر منسٹر صاحبہ، اس ایوان میں کھڑی ہو کر request کر رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحبہ میری بڑی بہن ہیں۔ میں ان کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے میری بات مان لی، بس اب آپ Bill move کریں۔ جی، decision review نہیں ہو سکتا۔ جی بس کرو۔ دیکھیں، اب علی محمد خان مجھے ووٹ کا طعنہ دے رہا ہے۔ کیا کر رہے ہیں۔

The Higher Education Commission (Amendment) Bill,2021

جناب علی محمد خان: اس ایوان میں تو اپوزیشن کی بات ہی چلتی ہے۔

I, on behalf of Mr. Shafqat Mahmood, Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture, wish to move that the Bill further to amend the Higher Education Commission Ordinance, 2002 [The Higher Education Commission (Amendment) Bill,2021,] as passed by the National Assembly, be taken in to consideration.

اب مہربانی فرمائیں جی، کم از کم اس Bill کو تو pass کریں۔

Mr. Chairman: Is it opposed? Yes, Leader of the House.

چیئرمین کسی کے نہیں ہیں۔آپ سب کے ہیں۔آپ سب میرے لیے معزز ہیں۔جی۔

Senator Dr. Shahzad Waseem

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: (قائد ایوان) شکریہ، جناب چیئرمین! مجھے بہت خوشی ہوئی جب یہاں اس طرف سے کہا گیا کہ وہ آپ کے فیصلوں کا احترام کرتے ہیں۔میں توقع رکھوں گا کہ یہ سب آئندہ بھی آپ کے فیصلوں کا احترام کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: یہاں پر احترام بھی selective نظر آرہا ہے۔جو فیصلہ ان کے حق میں آتا ہے اس کا احترام ہوتا ہے اور جو فیصلہ اُن کے حق میں نہیں آتا تو وہاں پر bulldoze ہو جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، قائد ایوان بات کر رہے ہیں۔آپ سب ان کو بات کرنے دیں۔سن لیں جی۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس ایوان میں ہمیں ہر روز الفاظ کے نئے، نئے معنی بتانے کی بات کی جاتی ہے۔اب انہوں نے majority کا نام بھی شاید bulldoze رکھ دیا ہے، جب انہیں majority نظر آتی ہے تو لفظ bulldoze نکل آتا ہے، ان کی democracy بھی selective ہے، ان کا احترام بھی selective ہے اور ان کی دھاندلی بھی selective ہے، جب یہ جیتتے ہیں تو یہ جیت گئے، جب یہ ہار گئے تو دھاندلی

ہو گئی۔ آپ ان billsکو دیکھیں کہ یہ کون سے ہیں۔ آپ نے ایک billپر rulingدے دی ہے، مجھے آپ کا احترام ہے۔ میں اس وقت اس لیے کھڑا ہوں کہ آپ دیکھیں کہ یہ billکیا ہے۔

جناب چیئرمین: Presiding Officer billنہیں دیکھتے، ہاؤس نے فیصلہ کرنا ہے، ہمارا کوئی کام نہیں ہے، آپ جو billلائیں گے، ہم نے admitکرکے ہاؤس میں لانا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! اس billمیں صرف ایک procedural changeکرنی تھی اور اس پر شور اٹھا کہ اسے مت passکریں۔ اب جو billپیش ہوا ہے یہ Higher Educationسے متعلق ہے، تعلیم سے متعلق ہے، یہ time barredہے۔ میری گزارش ہے کہ اس billکو ہاؤس سے فی الفور passکیا جائے۔

جناب چیئرمین! اس aisleکے جو دائیں طرف Senatorsتشریف فرما ہیں، وہ بھی اس ہاؤس کے Senatorsہیں اور جو اس aisleکے بائیں طرف Senatorsتشریف فرما ہیں، وہ بھی اس ہاؤس کے Senatorsہیں۔ ان کی رائے کا بھی اتنا ہی وزن ہے، جتنا کسی اور کی رائے کا وزن ہے۔ میری گزارش ہے کہ اگر ان کو اعتراض ہے تو ہاؤس کی senseلے لیں، ایک democraticطریقے سے، majorityپر اس کا فیصلہ کریں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر شیری رحمٰن صاحبہ۔ آج اپوزیشن لیڈر صاحب موجود نہیں ہیں، شیری رحمٰن صاحبہ ہیں، انہیں موقع دیں۔

Senator Sherry Rehman

سینیٹر شیری رحمٰن: جناب چیئرمین! میں کسی کی تذلیل نہیں کرنا چاہتی۔ آپ نے billsپر صحیح طریقہ کار اپنایا ہے۔ سینیٹ کا صحیح طریقہ کار بن چکا ہے، یہ ہاؤس چل رہا ہے، ہماری ایک identityبن گئی ہے ، یہ Upper Houseہے، یہاں پر ہم جتنا بھی professionalہو سکیں، ہوتے ہیں۔ By rules traditionallyاگر کچھ نہ کچھ ہو رہا ہے تو اسے ہونے دیں۔ اب یہ کہنا کہ یہ کمیٹی میں نہیں جا سکتا، یہ HECکا billہے، اس پر specific objectionsہیں، بے شک یہ کمیٹی میں discussہو لیکن یہ ذات کی بنیاد پر ہے، یہ person specificہے، یہ پچھلے Chairman HECطارق بنوری صاحب کو ہٹانے کے لیے کیا گیا، ہمیں کسی شخص سے سروکار نہیں ہے لیکن یہ person specific billہے۔ جیسے PMDCکو مفلوج کر دیا گیا اور اب Higher Education

Commissionکو بھی بالکل ختم کیا جارہا ہے۔ یہ legislation person specificہے، اداروں کو تباہ کاری کی طرف لیجانے کے مترادف ہے۔اب PMDCکا کوئی exam acceptنہیں ہو رہا،HECکے لیےstudentsسراپا احتجاج ہیں۔ بہتر یہی ہو گا کہ انbillsکو کمیٹیوں میں ایک طریقہ کار کے تحت،consensusسے اور شراکت داری سے settleہونے دیں۔ میری گزارش ہو گی کہ HECکے لیے students body and civil societyکی hearingکروائیں تاکہ پارلیمان کا وقار پھر سے بلند ہو کہ کمیٹیاں کام کرتی ہیں، جیسے ہم لوگ billsپر hearingکرواتے تھے۔اس میں civil societyکے لوگ آئیں،اس میں شراکت داری ہو اور پھر فیصلہ ہو۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Honourable Minister Shibli Faraz sahib. The former Leader of the House.

یہ تمام کارروائی کو سمجھتے ہیں اور امید ہے کہ یہ اپوزیشن کی بات پر غور کریں گے۔

Senator Syed Shibli Faraz

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب چیئرمین! میں اس بنیاد پر بات کر رہا ہوں کہ ہم نے یہاں پر پچھلے سات سال سے تجربہ حاصل کیا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ Standing Committeesہماری پارلیمنٹ کا اہم ترین جز ہیں لیکن ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ اپوزیشن نے مصلحت کے تحت اور opportunistہونے کی حیثیت سے جو bills Standing Committeeمیں passکئے، اسے بھی یہاں پر ووٹ کر کے defeatکیا ہے۔ اس طرح کی[1](xxx) نہیں چلے گی، meritپر ہونا چاہیے۔ جیسے Leader of the Houseنے کہا کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ جو فیصلے آپ کے حق میں ہوں، وہ ٹھیک ہیں اور جو آپ کے خلاف ہوں وہ غلط ہیں۔ میری requestہوں گی کہ اسے آپ depending on the importance of the bill voteکریں، یہ ہمیں بھاشن دینے آ جاتے ہیں، جو چیز ان کو suitکرتی ہے، وہ ان کے لیے ٹھیک ہے، چاہے وہ اس وقت غلط بھی ہو۔ اس طرح کی (xxx) نہیں ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین: Law Ministerصاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ چانڈیو صاحب! میں نے وہ لفظ حذف کر دیئے ہیں۔

+ (xxx)[Words expunged by the Chairman]

Senator Muhammad Farogh Naseem

سینیٹر ڈاکٹر محمد فروغ نسیم: جناب چیئرمین! normally procedure یہی ہے کہ معاملہ کمیٹی میں جاتا ہے۔ اس میں دو چیزیں ہیں، ایک تو یہ کہ کمیٹی میں جانا یا نہ جانا ہاؤس پر depend کرتا ہے، یہ چیئرمین کا فیصلہ نہیں ہوتا، یہ ہاؤس کا فیصلہ ہوتا ہے۔ دوسرا یہ کہ اگر کمیٹی میں نہ جانا اتنا غلط ہے تو مجھے یاد ہے اور میں 2012 سے سینیٹر ہوں، پیپلز پارٹی اور نون لیگ کے کئی bills بغیر کمیٹی کے pass ہوئے ہیں۔ اگر یہ طریقہ غلط تھا تو rules suspend کرکے ختم کرکے کر دیا جاتا۔ Rules suspension, it is part of the rules. We have been polite and courteous enough to hear you. جناب! اب آپ نے sense gauge کرنا ہے، the sense of the subject matter. Sense of the subject matter یہ ہے کہ یہ person specific نہیں ہے۔ bill تو person specific وہ تھا جب جنرل ضیاء نے Constitution میں اپنا نام لکھا تھا، اس طرح کی چیزیں person specific ہوتی ہیں، یہ person specific نہیں ہے۔ عدالت اور قانون اسے person specific اس لیے نہیں مانتے کہ یہ for all times to come ہے، ہر ایک کے لیے ہے، کسی ایک شخص کے لیے نہیں ہے۔ There is a lot of urgency involved. آپ اسے consider کریں اور please ہاؤس سے پوچھیں۔

جناب چیئرمین: میں ہاؤس کا sense لے رہا ہوں۔ اسے کمیٹی میں بھیجنا ہے؟ Let me put it in the House.

It has been moved that the bill further to amend the Higher Education Commission Ordinance, 2002 [The Higher Education Commission (Amendment) Bill, 2021, as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once. Let me put it again.

جو اراکین اس کے حق میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔ Count کریں۔

(Count was made)

جناب چیئرمین: جو اراکین اس کے حق میں نہیں ہیں، وہ کھڑے ہو جائیں۔

(Count was made)

جناب چیئرمین: Ayes کے حق میں 34, Noes 28.

Second reading of the Bill. Clauses 2 to 3. We may now take up second reading of the Bill i.e. clause by clause consideration of the Bill. Clauses 2 to 3. There is no amendment in clauses 2 to 3, so I will put these clauses as one question. The question is that Clauses 2 to 3 do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 3 stand part of the Bill. Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title do stands part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the preamble and the title stands part of the Bill. Order No.13, Mr. Shafqat Mahmood, Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture, on his behalf Ali Muhammad Khan *Sahib*, please move Order No.13.

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! انہیں سمجھایا بھی تھا کہ جمعہ کا بابرکت روز ہمارے لیے اچھا ہے۔

جناب چیئرمین: چلیں، ابھی آپ move کریں۔

Mr. Ali Muhammad Khan: I, on behalf of Mr. Shafqat Mahmood, Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and culture, want to move that the Bill further to amend the Higher Education Commission Ordinance, 2002 [The Higher Education Commission (Amendment) Bill, 2021], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Higher Education Commission Ordinance, 2002 [The Higher Education Commission (Amendment) Bill, 2021], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Bill stands passed. Order No.14.

اب اسے تو کمیٹی میں جانے دیں۔

Order No.14, Federal Minister for Education on his behalf Ali Muhammad Khan *Sahib,* please move Order No.14.

The Higher Education Commission (Second Amendment) Bill, 2021

جناب علی محمد خان (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): جناب یہ supplementary agenda بھی ہے لیکن میں پہلے یہ والا move کر دیتا ہوں۔ جناب آج جمعہ کا دن ہے۔

Sir, I want to move on behalf of Mr. Shafqat Mahmood, Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and culture that the Bill further to amend the law relating to the Higher Education Commission [The Higher Education Commission (Second Amendment) Bill, 2021], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: Let me put it to the House. It has been moved that the Bill further to amend the law relating to the Higher Education Commission [The Higher Education Commission (Second Amendment) Bill, 2021], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Second reading of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title stands part of the Bill. Order No.15. Mr. Shafqat Mahmood, Minister for Federal Education,

Professional Training, National Heritage and Culture, on his behalf Ali Muhammad Khan *Sahib*, please move Order No.15.

Mr. Ali Muhammad Khan: Sir, I on behalf of Mr. Shafqat Mahmood, Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and culture want to move that the Bill further to amend the laws relating to the Higher Education Commission [The Higher Education Commission (Second Amendment) Bill, 2021], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the laws relating to the Higher Education Commission [The Higher Education Commission (Second Amendment) Bill, 2021], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Bill stands passed.

جناب آپ ابھی اس وقت supplementary agenda کیسے دے رہے ہیں؟ جناب اس طرح نہ کریں۔ یہ ہو گیا، بس ہے جناب۔ کون سا supplementary agenda ہے، circulate تو کریں، لائیں جی دیں، کہاں ہے، کس چیز کا supplementary agenda ہے۔ سیکریٹریٹ میں supplementary agenda آیا ہے جی؟ علی محمد خان صاحب آپ نے رات کو ساڑھے دس بجے ہمیں agenda دیا ہے، مہربانی کرکے وقت پر دیا کریں۔ میں نے پہلے بھی جناب سے کہا ہے کہ آپ اس طرح Chair کے ساتھ please بات نہ کریں۔ میرے پاس تو ہے ہی نہیں۔ لوگوں کو دیا ہوا ہے، کہاں ہے جناب؟ بتائیں جناب کون سا ہے، مجھے دکھائیں۔ مجھے تو دکھائیں بھائی صاحب، کہاں ہے؟ جناب حکومت لاتی ہے، میں تو bound ہوں۔ جی supplementary agenda ہے جناب۔ لیں جی۔

The Protection of Journalists and Media Professionals Bill, 2021

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! ڈاکٹر شیریں مزاری صاحبہ خود lay کریں گی۔

I, Ali Muhammad Khan, on behalf of Dr. Shireen M. Mazari, Minister for Human Rights, move that the Bill

to promote, protect and effectively ensure the independence, impartiality, safety and freedom of expression of journalists and media professionals [The Protection of Journalists and Media Professionals Bill, 2021], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

جناب چیئرمین: اس کو تو کمیٹی میں جانے دیں۔ مہربانی کریں، علی محمد خان صاحب، یہ کیا بات ہوئی، آپ ہماری کوئی بات نہیں سنتے ہیں۔ ایک دن کے لیے بھیج دیں، کیا فرق پڑے گا؟ جناب اس طرح نہیں کریں۔ ایوان کا ماحول خراب نہ کریں۔ جناب میری گزارش ہے کہ اسے کمیٹی میں بھیجیں۔ میری گزارش ہے کہ اسے نہ لیں، کمیٹی میں جانے دیں، مہربانی کریں۔ Please کمیٹی میں جانے دیں۔ علی محمد خان صاحب براہ مہربانی آپ تشریف رکھیں اور Chair سے بات کریں۔ منسٹر صاحب میری گزارش ہے کہ براہ مہربانی اپنی نشست پر چلے جائیں۔ فیصل جاوید صاحب تشریف لے جائیں۔ جناب سلیم مانڈوی والا صاحب، نشست پر چلے جائیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بلاول بھٹو صاحب کی کمیٹی نیشنل اسمبلی میں ہے، یہاں نہیں ہے میڈم، یہ میں آپ کو بتا دوں کہ وہ یہاں نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ بلاول بھٹو صاحب کی کمیٹی میں گئے ہیں، بھئی اس کا یہاں کوئی کام نہیں ہے۔ جناب براہ مہربانی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اسے کمیٹی کو بھیجنا ہے؟ کمیٹی کو بھیجنا ہے۔ House کو خراب نہ کریں، میری گزارش ہے آپ تشریف رکھیں۔ آپ بھی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں تاکہ انہیں سمجھائیں۔ مجھے کسی کی کوئی بات سمجھ میں نہیں آ رہی ہے۔ جناب آپ لوگ مہربانی کریں اور اپنی نشست سے بات کریں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to promote, protect and effectively ensure the independence, impartiality, safety and freedom of expression of journalists and media professionals [The Protection of Journalists and Media Professionals Bill,

2021], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

جناب count کرتے ہیں۔ اپنی نشستوں پر جائیں۔ Count کروں، میں تو count ہی کر سکتا ہوں۔

(اس موقع پر ایوان میں جمعہ کی اذان سنائی دی)

جناب چیئرمین: اذان ہو رہی ہے، آپ لوگ بیٹھ جائیں۔ اذان ہو رہی ہے، مہربانی فرما کر خاموشی اختیار کریں۔

(Pause)

جناب چیئرمین: آپ خود بھی چیئرمین رہے ہیں، آپ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں۔ میاں رضا ربانی صاحب! میں آپ سے بحث نہیں کر سکتا، آپ میرے سینیئر ہیں۔ Supplementary Agenda حکومت لاتی ہے اور یہ آپ کو بھی معلوم ہے۔ آپ کے دور میں بھی دس لاکھ آئے ہیں، میں آپ کو نکال کر دکھا سکتا ہوں۔ آپ ایسے نہ کریں۔

Now, I again put the motion before the House. OK then count it.

(interruption)

جناب چیئرمین: آپ لوگ تشریف رکھیں۔ میری گزارش ہے کہ آپ لوگ اپنی اپنی نشستوں سے بات کریں۔ قائد ایوان صاحب! یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ معاملے کمیٹی کے سپرد کر دیں چاہے ایک دن کے لیے دیں، وہ بھی House کی extension ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (قائد ایوان): جناب والا! میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اگر اس طرف سینیٹر حضرات ہیں تو جو لوگ یہاں اس طرف بیٹھے ہیں، یہ لوگ بھی سینیٹرز ہیں۔ ان کی بھی تو کوئی رائے ہے۔ آپ ان کی رائے کا احترام کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے ruling دے دی ہے۔ جب آپ نے count کرنے کی ruling دے دی ہے تو پھر اس کے بعد بحث کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ لہٰذا آپ count کریں اور فیصلہ کریں۔

(interruption)

Mr. Chairman: Now, again, I put the motion before the House.

(interruption)

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی پھر count کریں اور بتائیں۔

(Count was made)

جناب چیئرمین: اس کے حق میں 35 votes ہیں اور اس کے خلاف 29 votes ہیں۔

(The motion was carried)

Mr. Chairman: OK. We may now take up second reading of the Bill, that is, clause by clause consideration of the Bill. There is no amendment in Clauses 2 to 24. So, I will put these clauses as one question. The question is that clauses 2 to 24 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 24 stand part of the Bill. Now Schedule I. There is no amendment in Schedule I. The question is that Schedule I do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Schedule I stands part of the Bill. We may now take up, Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that the Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill stands part of the Bill. Order No.2. Dr. Shireen Mazari, please move Order No.2.

Dr. Shireen M. Mazari (Minister for Human Rights): Sir, I move that the Bill to promote, protect and effectively ensure the independence, impartiality, safety and freedom of expression of journalists and media professions [The Protection of Journalists and Media Professionals Bill, 2021], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to promote, protect and effectively ensure the independence, impartiality, safety and freedom of

expression of journalists and media professions [The Protection of Journalists and Media Professionals Bill, 2021], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the Bill stands passed. Order No.3. Senator Dr. Farogh Naseem, Minister for Law and Justice, please move Order No.3.

The National Accountability (Amendment) Bill, 2021

Senator Dr. Muhammad Farogh Naseem (Minister for Law and Justice): I move that the Bill further to amend the National Accountability Ordinance 1999 [The National Accountability (Amendment) Bill, 2021], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

جناب چیئرمین: میری گزارش ہے کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کریں۔

سینیٹر محمد فروغ نسیم: نہیں جناب والا۔

جناب چیئرمین: اس کو بھجوا دیں، کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔ وہاں پر حزب اختلاف بھی اس پر کچھ deliberate کرسکے گی۔

سینیٹر محمد فروغ نسیم: جناب والا! آپ Houseکا senseلے لیں۔

(interruption)

جناب چیئرمین: آپ لوگ صرف Chairپر pressureنہ ڈالیں، ادھر بات کریں۔

سینیٹر محمد فروغ نسیم: یہ discretionاس Houseکا ہے اور یہ میں پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب! یہ میری مودبانہ درخواست ہے کہ اس کو۔۔۔

سینیٹر محمد فروغ نسیم: جناب والا! آپ اس ایوان سے پوچھیں۔

جناب چیئرمین: میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ مہربانی کریں اور اس کو کمیٹی میں جانے دیں، وہاں اس پر discussionہونے دیں۔ یہ ایک بہت ہی اہم معاملہ ہے۔

(interruption)

سینیٹر محمد فروغ نسیم: جناب والا! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ قومی اسمبلی کی کمیٹی نے پاس کر دیا ہے۔ آپ مہربانی فرما کر Houseکا senseلیں اور ووٹ کروائیں۔

Mr. Chairman: OK. It has been moved that the Bill further to amend the National Accountability Ordinance 1999 [The National Accountability (Amendment) Bill, 2021], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. We may now take up second reading of the Bill, that is, clause by clause consideration of the Bill. There is no amendment in Clause 2. The question is that Clause 2 do stand part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 2 stands part of the Bill. We may now take up Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that the Preamble and the Title stands part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title stands part of the Bill.

جناب! میں تو بھیج رہا تھا، آپ ووٹ مانگ رہے تھے، میں نہیں، یہ کہہ رہے تھے کہ ووٹ کریں۔

Order No.4, Senator Muhammad Farogh Naseem, please move Order No.4.

Senator Muhammad Farogh Naseem: I move that the Bill further to amend the National Accountability Ordinance, 1999 [National Accountability (Amendment), Bill, 2021] be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the National Accountability Ordinance, 1999 [National Accountability (Amendment), Bill, 2021] be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Bill stands passed.

(اس موقع پر اپوزیشن اراکین احتجاج کرتے رہے)

جناب چیئرمین: کوئی بات نہیں، ہاؤس میں ہمیشہ جب آپ لوگ اپنے نمبر پورے نہیں کرتے، پھر Chair پر بات کرتے ہیں۔ یہ آپ لوگوں کا وتیرہ بن چکا ہے، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ابھی point of public importance پر کوئی بات کرنا چاہتا ہے؟ میری عرض سنیں، Chair کا کیا ہوتا ہے، آپ اپنی count پوری کریں، مہربانی کرکے پھر بات کریں۔ رضا صاحب! آپ سمیت یہ سارے chairmen لاتے رہے ہیں، آپ بھی لاتے رہے ہیں، میں بھی لا رہا ہوں۔ آپ بھی یہی کرتے رہے ہیں، please مجھے نہ کچھ کہیں۔ جی آپ بات کریں۔

سینیٹر فیصل جاوید: جناب چیئرمین! بہت بہت شکریہ۔ میں point of public importance پر بات کرنا چاہوں گا۔ اس قوم نے آج دیکھ لیا ہے کہ ووٹ کی عزت کے نعرے لگانے والے آج اس کے خلاف کھڑے ہوئے ہیں۔ آج یہاں پر Bills پیش ہوئے اور آپ نے ہاؤس کے سامنے رکھے، ہاؤس کا sense لیا اور majority نے انہیں pass کیا۔ کل پرسوں مجلس شوریٰ کے اجلاس میں آپ نے دیکھا کہ عوامی مفادات کی قانون سازی ہوئی اور بھاری اکثریت سے مجلس شوریٰ نے ان تمام قوانین کو pass کیا۔ آج یہ چھوٹی موئی اپوزیشن جو ہمیشہ حکومت کو blackmail کرنے کی کوشش کرتے رہے، یہ عوامی قانون سازی کے بدلے deal چاہتے تھے، یہ NRO چاہتے تھے، یہ NAB کے قوانین میں ترمیم چاہتے تھے۔

Mr. Chairman: Thank you sir. Please take your seat. I will now read out the prorogation order received from the President:

> "In exercise of the powers conferred by Clause (1) of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973, I hereby prorogue the Senate Session on the conclusion of its business on Friday, 19th November, 2021."

Sd/-
(Dr. Arif Alvi)
President
Islamic Republic of Pakistan

[The House was then prorogued sine die]

Index

Dr. Shireen M. Mazari 54, 55, 57, 68
Makhdoom Shah Mahmood Hussain Qureshi.....17, 34
Mr. Ali Muhammad Khan.....6, 19, 57, 63, 65
Mr. Shafqat Mahmood 26, 36, 57
Mr. Zaheer-ud-Din Babar Awan 30
Senator Anwar Lal Dean 52
Senator Bahramand Khan Tangi.....36
Senator Dost Muhammad Khan 45
Senator Dr. Muhammad Farogh Naseem 69
Senator Fawzia Arshad.....23, 25
Senator Hilal-ur-Rehman 45
Senator Kauda Babar 53
Senator Moula Bux Chandio 40
Senator Mushtaq Ahmed.....3, 17, 31, 34
Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani 9
Senator Professor Sajid Mir 16
Senator Samina Mumtaz Zehri 46, 47, 48, 49, 50, 51
Senator Seemee Ezdi 4, 11, 13, 47
Senator Seemi Ezdi.....8
Senator Sherry Rehman 54
Senator Zeeshan Khanzada.....27
جناب ظہیر الدین بابر اعوان 29, 30, 42
جناب علی محمد خان 6, 7, 8, 11, 13, 14, 15, 18, 19, 20, 21, 23, 24, 25, 27, 32, 33, 35, 36, 37, 38, 39, 56, 58, 59, 63, 64, 65
ڈاکٹر شیریں ایم مزاری 54, 57
سینٹر دنیش کمار 44
سینیٹر اعجاز احمد چوہدری 2
سینیٹر افنان اللہ خان 21
سینیٹر بہرہ مند خان تنگی 36
سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی 8, 9, 10, 11, 33
سینیٹر تاج حیدر 21, 38, 39
سینیٹر دوست محمد خان 39
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم 53, 56, 59, 60, 67
سینیٹر ذیشان خانزادہ 27, 28
سینیٹر زرقا سہروردی تیمور 14, 15
سینیٹر سید شبلی فراز 61
سینیٹر سیف اللہ ابڑو 7
سینیٹر سیمی ایزدی 5
سینیٹر شیری رحمٰن 60
سینیٹر عرفان الحق صدیقی 8, 24
سینیٹر عمر فاروق 35

سینیٹر فدا محمد 29, 30
سینیٹر فوزیہ ارشد 22, 23, 25, 26
سینیٹر فیصل جاوید 22, 23, 71
سینیٹر کامران مرتضٰی 33
سینیٹر محمد ایوب 33
سینیٹر محمد فروغ نسیم 62, 69, 70
سینیٹر مشتاق احمد 3, 17, 18, 19, 20, 31, 34, 35
سینیٹر مولا بخش چانڈیو 39, 42, 43
سینیٹر ہدایت اللہ 25
سینیٹر تاج حیدر 21